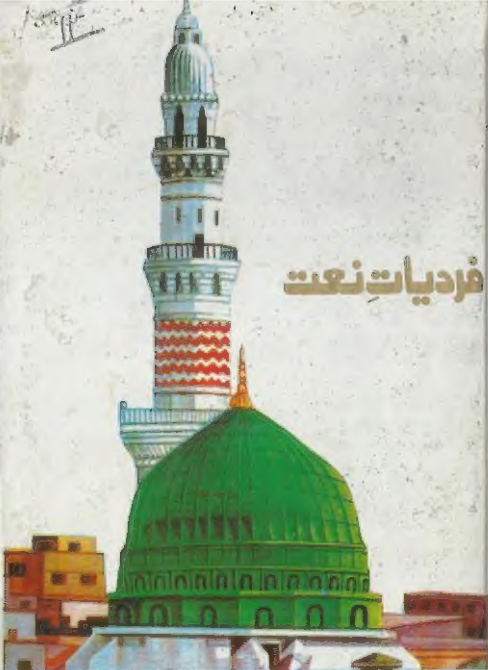


فردیاتِ نعت



راجا رشید محمود

# فردیاتِ نعت

راجا رشید محمود

نعت کده

## فردیاتِ نعت

(شاعر کا بارہواں مجموعہ نعت)

شاعر: راجا اختر محمود

(مدبر ماہنامہ "نعت" لاہور)

پروف: خوانی: شمیم اختر۔ کوثر پروین

کیوزنگ: ڈیزائننگ: مدنی گرامر

۵۔ حسن مجید۔ نواناٹلی لاہور فون: 7230001

طبعیت: نیو فائن پرنٹنگ پریس لاہور

گہرائی: اعظم محمود

(ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور)

اشاعت اول: 16 مئی 2000

۴۰۰: 100 روپے

ناشر: راجا اختر محمود

## نعت کدہ

اعظم منزل۔ گلی نمبر 10۔ نیو شمال مارکائی۔ ملتان روڈ لاہور

فون: 7463684

اپنے عجزِ کلام کے نام

راجا رشید محمود  
کے  
اب تک کے مطبوعہ مجموعہ ہائے نعت

☆ درختِ لکڑی کرکٹ	☆ حدیث شوق
☆ منشورِ نعت	☆ سیرتِ منظوم
☆ ۹۲	☆ شہرِ کرم
☆ مدینہ سرکار ﷺ	☆ قطعاتِ نعت
☆ حق کی اُکھلی اُکھلو	☆ تحفہ نعت
☆ حرفِ نعت	☆ فردیاتِ نعت

☆ تصانیفِ نعت  
☆ نعت

☆ نعتیں دی اُکھلی (پنجابی)  
☆ حق دی تائید (پنجابی)

فہرست

صفحہ ۲۱۳	۹۲ فردیات	محمد ﷺ
صفحہ ۳۰۵۲۲	۵۳ فردیات	احمد
صفحہ ۳۵۲۳۱	۹۲ فردیات	محمد ﷺ
صفحہ ۵۳۲۳۶	۵۳ فردیات	احمد
صفحہ ۶۹۵۵۵	۹۲ فردیات	محمد ﷺ
صفحہ ۷۸۵۷۰	۵۳ فردیات	احمد
صفحہ ۹۳۲۷۹	۹۲ فردیات	محمد ﷺ
صفحہ ۱۰۲۳۹۳	۵۳ فردیات	احمد

چار بار ۹۲، چار بار ۵۳ ۵۸۰ فردیات صفحہ ۱۰۲۳۷

## راجا رشید محمود کی دیگر مطبوعات

- 1) منظومات (نعتیں) منتخب (تقریباً 1995ء-1996ء صفحات 2) کا راجہ راجہ (بچوں کے لیے نعتیں)  
 1985ء-1991ء-1992ء صفحات 3) پاکستان میں نعت (تحقیق/تذکرہ) 1993ء-1994ء صفحات 4)  
 غیر مسلموں کی نعت گوئی (تحقیق/تذکرہ) 1993ء-1994ء صفحات 5) خواتین کی نعت گوئی (تحقیق/تذکرہ)  
 1995ء-1996ء صفحات 6) نعت کیا ہے؟ 1995ء-1996ء صفحات 7) نعتیہ شاعری کا انسائیکلو پیڈیا۔  
 جلد اول۔ 1997ء-1998ء صفحات 8) اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلو پیڈیا جلد دوم۔ 1998ء-1999ء صفحات  
 9) مدین رسول ﷺ (انتخاب نعت۔ بچوں کیلئے) 1998ء-1999ء صفحات 10) نعت نامہ المرسلین ﷺ  
 (انتخاب) 1988ء-1993ء صفحات 11) نعت حافظہ (حافظہ پختی نعتوں کا انتخاب)  
 1988ء-1993ء صفحات 12) نعت نامہ رحمت (ایسرینائی کی نعتوں کا انتخاب) 1988ء-1993ء صفحات 13)  
 نعت کا نکتہ (امانیہ شن کے اعتبار سے عظیم انتخاب۔ مہیوہ مقدمے کے ساتھ) 1994ء  
 منظومات۔ 1993ء۔ بڑے سائز کے 1994ء صفحات 14) نزول کی (تحقیق) 1994ء-1995ء صفحات 15)  
 شہرب ابی طالب (موضوع پر پہلا تحقیقی تجزیہ) 1999ء-2000ء صفحات 16) تفسیر عائین اور رحمت للہ عین  
 ﷺ 1993ء-2000ء صفحات 17) حضور ﷺ کی عادات کریمہ۔ 1995ء-2000ء صفحات 18) میرے  
 سرکار ﷺ 1988ء-1993ء صفحات 19) حضور ﷺ اور بچہ۔ 1993ء-1994ء صفحات 20) درود  
 سلام۔ دکن ایڈیشن 1988ء-1993ء صفحات 21) قرآن مجید 1993ء-1994ء صفحات 22) میلاد مصطفیٰ ﷺ  
 1991ء-1993ء صفحات 23) عقیقت تاجدار ختم نبوت ﷺ 1991ء-1993ء صفحات 24) احادیث اور  
 معاشرہ۔ چار ایڈیشن 1992ء صفحات 25) ماں باپ کے حقوق۔ دو ایڈیشن 1993ء-1994ء صفحات 26) محمد  
 نعت۔ 1988ء-1993ء صفحات 27) میلاد النبی ﷺ 1988ء-1993ء صفحات 28) مدینہ النبی ﷺ  
 1988ء-1993ء صفحات 29) سفر سعادت منزل نبوت۔ 1993ء-1994ء صفحات 30) دیار نور۔ 1995ء-1996ء  
 صفحات 31) سرزمین نبوت۔ 1999ء-1993ء صفحات 32) اقبال و احمد رضا۔ چار ایڈیشن 1993ء-1994ء  
 صفحات 33) اقبال کا کبریا عظم اور پاکستان۔ دو ایڈیشن 1990ء-1993ء صفحات 34) کبریا عظم (اکثر کردار اور 1985ء-1990ء  
 صفحات 35) تحریک جبروت 1990ء-1993ء صفحات 36) ترجمہ شخص اکبری (37)  
 ترجمہ توح انبیا 38) ترجمہ تفسیر الرزاق 39) نظریہ پاکستان اور رضائی اکب۔ 1991ء-1993ء صفحات۔

ہے تو رماحقا قلوب عاشقان تک ہے رسا  
 کلبِ اخلاص و ارادت کی صبرِ دل کشا

جلے جو تیل جان کا پھراغ حرف و لفظ میں  
 تو الفبِ حضور ﷺ کی بہ ہر جہاں ہو روشنی

جس کی خواہش ہے کہ دل کی بات نعتوں میں لکھے  
 لفظ دوزی سے ہوا مایوس وہ صدق آشنا

عظمتِ کردار ختم المرسلین ﷺ کو دیکھ کر  
 حسرتِ پروازِ تخمیل و تفکر مٹ گئی

ہم اس کے عبد ہیں آقا ﷺ اکیلے ”عبد“ ٹھہرے  
 خداوندِ دو عالم ہے کہ جو معبودِ واحد ہے

خدا بھی جانتا ہے اس سے واقف ہیں یتیمبر ﷺ بھی  
 مرا ذنِ یقین پاک ہی مقصودِ واحد ہے

ہوتا ہے یہ کہ ہے مظہر خدا کی ذات نبی ﷺ  
 بھرا ہے نور عجب آگئی نے ذہنوں میں

انہوں نے دور کیا و انہوں کو دنیا سے  
 حقیقوں کو بٹھایا نبی ﷺ نے ذہنوں میں

یہ باغ نعت اشارہ ہے باغ رضواں کا  
 گل امید رکھلایا کلی نے ذہنوں میں

برے حضور ﷺ کی تعلیم اس کا باعث ہے  
 کیا ہے گھر جو فقط راسی نے ذہنوں میں

پا کیا ہے عجب انقلاب دعوت سے  
 خدا کے پاک نبی سیدی ﷺ نے ذہنوں میں

کیا ہے وحدت رب و رسول ﷺ کو راسخ  
 نبی پاک ﷺ سے وابستگی نے ذہنوں میں

جیسیر ﷺ کی ثنا میں یاد شہر سرور دیں میں  
 گداز دل کی ہیں غماز میری شہنشاہیں آنکھیں

ذکر آقا ﷺ قرار ہو جس کا  
 وہ رہے بے قرار کیا معنی

جس کو الفت صیب حق ﷺ سے ہو  
 اس کا دنیا سے پیار؟ کیا معنی

صاحب اختیار کے محبوب ﷺ  
 اور بے اختیار؟ کیا معنی

حُب طیب سے تری واقف ہوں  
 جانتا ہوں تری منزل اے دل

نعت کی راہ پہ چلنا ہے تجھے  
 سوچ کر دیکھ کئے اے دل اے دل!

جو ہم نے دیکھیں کلام مجید میں نعتیں  
بہت گئی ہیں سبھی وسعتیں تحفیل کی

حفظ قاموس محبت جب کیا  
مادہ ہر لفظ چاہت ہو گیا

شاہ مدینہ صاحب کوثر علیہ السلام  
میں جن کے خدام کا نوکر

مقصد ہے سرکار علیہ السلام کی مدحت  
گیا سوچوں موضوع سے بہت کر

حاضر ہوا مدینے میں فصل کریم سے  
سرکار علیہ السلام کا غلام بہ عنوان احترام

ذکر نبی پاک علیہ السلام تو میں نے کیا بہت  
لکھا نہیں ہے نام بہ عنوان احترام

لطف جو فرماتے ہیں آقا علیہ السلام مجھ سے بیچ مدانوں پر  
ٹوٹے پھوٹے لفظوں سے بھی نعت برآمد ہوتی ہے

نعت میں تو استعارے اور کنایے گنگ ہیں  
جذبوں کے اظہار سے قاصر ہوئے الفاظ بھی

نعت بھی کہتا چلا جاتا ہوں میں  
بے بسی کا بھی شدید احساس ہے

قیامت تک بھی اس سے عہدہ برآ ہو نہ پاؤں گا  
ازل سے کہیں ہوں مقروض مدح سرور عالم علیہ السلام

میں چلا اس راہ پر تو مجھ پہ ظاہر ہو گیا  
وسعتیں بے انتہا ہیں نعت کی پہنائی میں

شعور حرف ملا بختن کے صدقے میں  
ثنا نہ کیسے کروں گا میں اس گھرانے کی



مئے الفت ظروف شعر میں جب پیش کرتا ہوں  
ملاک اس کو نعت مصطفیٰ ﷺ کا نام دیتے ہیں

صرف الفاظ و حروف نعت ہی سنتے نہیں  
گوگی دھڑکن بھی دلوں کی سن رہے ہیں مصطفیٰ ﷺ

جب لگے پیوند اس میں مدحت سرکار ﷺ کے  
چیتڑے میرے عمل کے خوبصورت ہو گئے

صدق و اخلاص عمل سے نعت ہوتی ہے رقم  
رائیگاں اس باب میں ہے جودت طبع رواں

مدح محبوب خدا ﷺ میں تر زبانی کے لیے  
ہوں گل لفظ و بیاں میں نکھیں اخلاص کی

ہو گیا میری گرانیء سماعت کا سبب  
بار خاطر شورِ حسین سخن تھا نعت میں

کوئی خالی در سرکار ﷺ سے جانا نہیں دیکھا  
بیش بحر رحمت کو یہاں تواج پایا ہے

زمانے کا ہے روئے احتیاج آقا و مولا ﷺ کو  
ہر اک شے کو کہیں کا ہم نے تو محتاج پایا ہے

سرکار ﷺ کی نگاہ کرم سے عرب کے لوگ  
اچھے رہے رذائل اخلاق چھوڑ کر

پہچان لو گے ہستی سرکار ﷺ کو تو ٹھیک  
رکھ دے گی قبر تم کو وگرنہ نچوڑ کر

ہر سال میں مدینے میں وہ روز سینے میں  
فصل خدا سے کیسی کڑی سے کڑی ملی

با وصف پیری میری کمر جھک نہیں سکی  
آقا ﷺ کے التفات کی ایسی چھڑی ملی



الحق محمد صل وسلم وبارک

رات بھر طیبہ کی پریشاں ہوئی ایسے  
باوضو لگا ہوں میں تارے جھلکاتے ہیں

نہیں ہوتا مدینے کا سفر جب میری قسمت میں  
مسافت ہجر کی لاہور ہی میں کافا ہوں میں

ہو گئی ہے بند دیزے کی سہولت ان دنوں  
گویا پھر سے موسم ہجر مدینہ آ گیا

طیبہ جانے کو ہے ویزا لازمی  
اس طرح زندانی میعاد ہوں

یہ خبر سن کر کہ ویزا بند طیبہ کا ہوا  
فکر گھٹاں فن ہوا مجروح خامہ مضحل

ہجر ہے مگر یادیں لطف زا ہیں طیبہ کی  
کس طرح برے سر میں وحشتیں جنم لیتیں

الحق محمد صل وسلم وبارک

لے لے لطف سرور ﷺ سے ہمیں یقین کے موتی  
ہمیں کیا پڑی ہے جائیں سر ساحل شگ

وہ ساری جگہیں یمن سعادت سے بھر گئیں  
الطاف ہائے شاہ اُمم ﷺ ہیں جہاں جہاں

ذرے وہاں کے رشک وہ ماہتاب ہیں  
سرکار ﷺ کے نقوش قدم ہیں جہاں جہاں

رب کی نگاہ لطف و کرم ساتھ ساتھ ہے  
آقا ﷺ کے فیض ہائے اُمم ہیں جہاں جہاں

باہر نہیں ہے ان کے تصرف سے کوئی چیز  
آقا ﷺ کے معجزات رقم ہیں جہاں جہاں

ہر اک جہاں ہے فیض سے آقا ﷺ کے مستفید  
میرے نبی ﷺ کے لطف و کرم ہیں جہاں جہاں

میں نے چشمِ کرمِ پیبر ﷺ کی  
 گوشہ چشمِ لفظ سے دیکھی

جو فرد و بشر نعت کا قائل نہیں اس پر  
 سرکارِ دو عالم ﷺ کا کرم ہو نہیں سکتا

طیب کا نہیں ہے کرم اس پہ برستا  
 جس آنکھ کا گوشہ کوئی نم ہو نہیں سکتا

دو چار قدمِ شہرِ پیبر ﷺ کو چلو تو!  
 کہتے ہو مدوائے الم ہو نہیں سکتا

روئے کی دید ہی سے تعلق خوشی کا ہے  
 طیبہ سے دور ہوں گے تو رویا کریں گے ہم

اُس کے حبیبِ پاک ﷺ کی کرتے ہوئے ثنا  
 مدحِ خدائے پاک بھی گویا کریں گے ہم

باو نسیم لائے جو پیغامِ حاضری  
 چاہے تو واپسی پہ وہ لے جائے جاں مری

پیامِ حاضری کے انتظار میں رہنا  
 درِ نگاہِ رجا کے گھلے کواڑوں میں

روضہ آقا ﷺ پہ جانے کے لیے تیار ہو  
 کاٹ ملیوں تکبیرِ عجز کی مقرض سے

ہو ہی جاؤں گا رسا اب کے بھی ان ﷺ کے در پر  
 گرچہ حائل ہیں موانع تو بہرِ نوع کئی

نورِ شہرِ آقا ﷺ سے دیکھو وہ چمک اٹھا  
 آسمانِ قسمت پر اذنِ دید کا تارا

نورِ انتظار کی ہے دعا  
 ساعتِ اذنِ حاضری ہو نصیب



تینے زیارت زندہ رکھنے کو مرنے چھوڑو  
تمازت اپنے عصیاں کی ٹھلس ڈالے نہ خواہش کو

العت پیبر ﷺ کی راہ پر جو چتا ہے  
جرم سے تعلق تو مسترد کرو پہلے

تعلق جن کا ہے سلطان دیں ﷺ سے  
مرے دنیا سے ہیں ایسے مراسم

نہیں ہیں اور ہیں لوگوں سے میرے  
رسول پاک ﷺ کے صدقے مراسم

دید مدح سرکار جہاں ﷺ ہے  
مرے جن سے ہوئے سچے مراسم

سبب اس کا ہے مدح پاک آقا ﷺ  
جو شیر نور تک پھیلے مراسم

نہ لیت ہوں تاج دیتا ہوں فوراً  
نہی ﷺ کے نام پر سارے مراسم

جاتا ہوا جو پایا مدینے کا رہ نور  
سینے سے میرے نکلا دم سرد دفعتاً

طیب سے آئے گی جو ہوا التفات کی  
عقدا نہ ہو گا ہجر کا کیوں درد دفعتاً

آقا حضور ﷺ آپ نکائیں تو جاؤں گا  
دکم پچاس سال میں ضد پر اڑا رہا

روح و دل و نظر کو وہ مجروح کر گیا  
سینے میں دوریوں کا جو ٹختر گڑا رہا

پھر اس کے بعد ایسے بلایا حضور ﷺ نے  
ہر سال ان کے در پہ پہنچ کر کھڑا رہا

پُر نور کیوں نہ ہو مہ و خورشید سے قزوں  
چہرے پہ ہو جو غارِ گردِ دیارِ پاک

اور ہر کام میں غلبت سے گریز اچھا ہے  
طیبہ جانا ہو تو فقیل کو لازم جانو!



ن سب میں میرے آقا و مولا ﷺ کی ہے شا  
ازہ ہیں جتنی آیتیں قرآن کی مجھے

جان لے میں شام آقا کی گر موقع ملے  
جان دینے کے لیے ہے آبروئے مصطفیٰ ﷺ

کبریا کا ہاتھ ہے دستِ پیبر ﷺ لاکھ  
بے کلام رب عالم گفتگوئے مصطفیٰ ﷺ

سے تو آنکھ کا سرمہ بناؤ  
دید مصطفیٰ ﷺ کی گرد جو ہے

گاہ خالق عالم میں آیا  
عقیدت میں نبی ﷺ کی فرد جو ہے

سے رت دن طیبہ کی باتیں  
مہم مرا ہمدرد جو ہے



خدا! نبی ﷺ دیکھیں روزِ حشر جب مجھ کو  
وہی مجھ سے فرمائیں حرفِ آشنائی کا

رہی ہو نہ نفسِ مطہر پر  
تو بھید کھول دے تجھ پر خدا نبوت کے

لطف میں غفو میں سخاوت میں  
مصطفیٰ ﷺ کا جواب ہے کوئی؟

خداے عظیم و برتر کے  
نعت میں کامیاب ہے کوئی؟

دل میں آقا ﷺ کی جو الفت کو نہ راسخ کر لیں  
ہم کسی وقت ریاکار بھی ہو سکتے ہیں

میں پیٹ پیٹ کے رکھتا ہوں احتیاط کے ساتھ  
جو نامے طیبہ اقدس سے میرے نام آئے

بتائیں گے یہ شہیدانِ حرمِ آقا ﷺ  
مزا وہ کیا ہے جو پایا ہے جاں لہانے میں

حاضری ہوتی ہے سرکارِ ﷺ کے در پر جب بھی  
اپنے اشکوں میں گناہوں کو ڈبو دیتا ہوں

میرے سرکارِ ﷺ کے ارد کا اشارہ پا کر  
پورا ہو جائے گا اعمال کا گھانا سارا

یو آقا ﷺ میں جسے گریہ کی دولت نہ ملی  
اب اکرامِ خدا اس پہ برستا کیسے

قسمت جو ساتھ دے تو ہمیں بھی عطا کریں  
کعبہ و بُصریٰ کو جو انھوں نے کلیم دی

جب ہیں شفیعِ روزِ قیامت کے، مصطفیٰ ﷺ  
بُھٹ کر مزا سے رقصِ حسرت کروں گا میں

کیوں پہلو تھی مدحِ حبیبِ ﷺ سے کروں گا  
کیا موت کے پروانے پہ ہیں دستخطِ اپنے؟

یہ حکم بابِ ہشتِ بریں پہ لکھا ہے  
”ہے مدحِ سرورِ کونینِ ﷺ مغفرت کی سُنَد“

نبی ﷺ کی مدح کہنے پڑھنے پر ہے انحصار ان کا  
میں کیوں محروم رہ جاؤں بصارت اور بصیرت سے

میرے جذبے صورتِ مدحِ نبی ﷺ  
صفیہ قرطاس پر منقوش ہیں

اسبوب جو جدید بھی ہو تو بھی ٹھیک ہے  
پیشِ نظر رہیں جو روایتِ نعت کی

نعت لکھنے کو رگنا چاہیے  
نقارہ نقاد سے خدے کا قوط



فریضہ حمد کا پہلے ادا ہو اس کے بعد  
خدا کے پاک نبی ﷺ کو سدم پیش کرو

تم رب جہاں کا ہے مومنوں نے یہ  
درد پیش کرو تو سدم پیش کرو

رسو پاک ﷺ کے تم 'متمی' ہو تو یارو  
ورا کا داعیہ رکھو سلام پیش کرو

زین نبی ﷺ سے منور ہیں مہر و ماہ و نجوم  
اُسی کا ذرہ کبیرا ہے نشانِ سحر

نصیب اس کو ہو نور نبی ﷺ سے آگاہی  
جو گوشِ ہوش سے سن لے کوئی اذانِ سحر

اسے کیا واسطہ ظلماتِ دہر سے محمود  
جو مدح گوئے نبی ﷺ ہے جو مدح خوانِ سحر



بس ہاتھ جو دروازہ آقا ﷺ سے ہوئے ہیں  
میں آپ بناتا ہوں ہتھیں کی لکیریں

شہد جو انھیں کہتا ہے 'خالق' اُسے پوچھو  
سرکار ﷺ کو ہر شے کی خبر ہے کہ نہیں ہے

بد نہ سہی جاتا ہوں ہر سال مدینہ  
سوچو تو کوئی مجھ میں ہنر ہے کہ نہیں ہے

در آقا ﷺ میں اشک بہتے ہیں  
بندِ دل کی 'سکھ' ہے غماز

س کو رہنا ہے آخری دم تک  
در آقا ﷺ کا سلسلہ ہے دراز

ہر وقت میرے لب پہ ہے ذکرِ رسولِ پاک ﷺ  
دل میں بھی ان کا شہرِ حسین ہے بس ہوا



جو ناصر میرے پیغمبر ﷺ نہ ہوتے میں کہاں بچتا  
یہاں ہر موڑ پر ایلٹس تو موجود ہوتا ہے

گدایان نبی ﷺ کے آگے جو جھولی کو پھیلانے  
زمانے کی نگاہوں میں وہی محمود ہوتا ہے

عذر خواہی ہے مریٰ باقی کے سب کاموں میں  
نعت و مدحت کے لیے ہمہ وقت آمادہ ہوں

استراحت کی نہیں طیبہ میں مجھ کو خواہش  
ہے تمنا دو سرکار ﷺ پہ استاد ہوں

جس کو نبی ﷺ کے حکم کا احساس ہے اسے  
جائز ذرائع ہی سے تلاشِ معاش ہے

گردش میں مہر و ماہ شب و روز ہیں انھیں  
کیا نقش پائے سرور حق ﷺ کی تلاش ہے

مجھے سرشاریوں نے جانے کس دنیا میں پہنچایا  
کھڑا تھا سرکت و صارت میں جب قدمین سرور ﷺ میں

بے مواہبہ آگئے میں کھڑا ہوں دم سادھے  
جنس دم کی مشق اپنی اس جگہ پہ کام آئی

طیبہ پہنچنے کی جسے خواہش نہیں ہوئی  
کوئی علاج ہی نہیں اس کے دماغ کا

آب و ہوائے طیبہ سے ہوتے ہیں مستفید  
لج کوئی نہ دے ہمیں جنت کے باغ کا

کیوں سربلندیاں نہ قدم چمتی رہیں  
پیش در صیبِ مکرم ﷺ خمیدہ ہوں

اہلِ ولا کی فہرہ آخر میں نام ہے  
دنیا کے سرفرازوں میں میں سرکشیدہ ہوں



جب چاہتا ہوں وصل خداوند تعالیٰ  
نہیں ہی نہیں ترک تمنائے مدینہ

طیبہ جانے کی کوئی دعوت تو دے  
یا نائل کیا تذبذب کا سوال

مرے عزیز! مرے دل میں جھانک کر خوش ہو  
کہ داغ یاد مدینہ گلاب ایسا ہے

میں بارہ سال میں طیبہ گیا ہوں بارہ بار  
خدا کے فضل سے میرا حسب ایسا ہے

خیر مقدم کو چل آتی ہے طیبہ کی ہوا  
ہم جو پہنے ہوئے چلتے ہیں وفا کی زنجیر

عجا حبیب سیدنا و مولانا

حسن صورت میں بھی آقا ﷺ سا کوئی انسان کہاں  
چہان لو چاہو تو سارا یوسف تان جہاں

سیرت و کردارِ اعلیٰ میں بھی زیرِ آسمان  
مہیجِ سنت میں تو میں شہِ ہراس و جہاں

ہر طرف نور سکینت چھا گیا  
جب اٹھی ان عظیم کی نگاہ التفات

پن شیعہ کا تلو انتہول کر  
نے گر چکھا نہیں آبِ حیات

وظیفے میں درود پاک کے مصروف تم رہنا  
مصیبت جو بھی آتی جائے گی جائے گی مل آخر

کرو تم آبیاری الفتِ آقا ﷺ کے بوٹے کی  
ب کا قس تو س پر گئیں گے چول پھس آخر

بھر آیا جب کسی کا دل یہاں تذکار آقا ﷺ میں  
تو رضواں جنتِ مادی میں اس کا خطر دیکھا

مرح سرکار ﷺ میں تو بھو موجود گزار  
اس طرح شدت جذبات کبھی ہو کہ نہ ہو

مجھ کو عرفانِ پیبر ﷺ کا شرف دے خالق!  
کیا خبر معرفتِ ذات کبھی ہو کہ نہ ہو

اس کو قرار دیتا ہے قرآنِ کلام حق  
جو دل نشیں کلامِ مرے مصطفیٰ ﷺ کا ہے

ہم امتی جو ہیں تو کریں ان کا اتباع  
احسن ہر ایک کامِ مرے مصطفیٰ ﷺ کا ہے

وہ ایما ہیں وہ ہیں فرشتے یہ عام لوگ  
ہر دل میں احترامِ مرے مصطفیٰ ﷺ کا ہے

یاد جب مرے آقا ﷺ کی عزتیں آئیں  
جنتِ محبت ہو سرد خانہ جاں میں

حضور ﷺ کب مرے حالات سے نہیں واقف  
قبول ہو گا بالآخر یہ سوز و ساز مرا

زباں سے نکل ہوئی بات ہی نہیں سنتے  
مرے نبی ﷺ تو دلوں تک میں جھانک لیتے ہیں

ردائے پاک نبی ﷺ جب ہے پردہ پوش مری  
دریدہ دامنِ اپنی نظر نہ آئے گی

عزیزو! سیدہ زہرا کا واسطہ دے کر  
نبی ﷺ کے سامنے دستِ طلب تو پھیلاؤ

راخ ہوں دل میں حاضریءِ در کی خواہشیں  
پُر ہو جملِ نور سے پیانہ نظر

۹۸

محنت پیر ﷺ کے موتی لانے کی خواہش  
"قلزم" تجیز میں فکر کی ہے غرقابی

قدی فلک پہ کرتے رہے میری گفتگو  
مشغول تھا اگرچہ میں پُپ چاپ نعت میں

جب چاہتے ہیں سایہ فضلِ خدا مدام  
معروف ہوں درود میں یا آپ نعت میں

میرے خالق ہی نے کی پہلے مدحِ مصطفیٰ ﷺ  
ہے نبی ﷺ کی نعت کی تمہید قرآن مجید

کوثر کا جام دیں گے نبی ﷺ ہاتھ میں اُسے  
دل کی زباں میں نعت جو باہم تر کہے

دل کے کہنے پہ نعت کہتا ہوں  
کچھ نہیں ہے ثواب کا لالچ

۹۸

چاہو کہ تم بھی کوچہ آقا ﷺ کی خاک ہو  
حاصل ہوگی تو ہو گی یوں تہذیبِ عاشقی

نفاذی کا یہ کھیل نہیں ہے خدا گواہ  
سیکو اویس پاک سے ترکیبِ عاشقی

دین سے کچھ تعلق تمہارا نہیں  
تم کو الفت نہیں گر شبہ دین ﷺ سے

میرے آقا ﷺ سے یہ قول منسوب ہے  
"مسم" حاصل کرو چاہے تم چین سے

استغاثہ ہو دربارِ سرکارِ ﷺ میں  
ہیں زمانے کے حالات سنگین سے

عہدے حل ہوتے ہیں اندوہ مٹے جاتے ہیں  
دبگیری جو وہ کرتے ہیں بوقتِ مشکل

اس پر جو استوار ہوئی اُس کو ہے دوام  
ہے الفت رسول ﷺ ہی بنیادِ زندگی

مجھ پر تو ساتھ واضح کیا مقصدِ حیات  
تقسیم کیں خدا نے جب اسنادِ زندگی

نعتِ نبی ﷺ کے پھول کھلیں گے زبان پر  
ہو گا بہار پر ارم آبادِ زندگی

جس کو نبی پاک ﷺ سے الفت نہیں رہی  
وہ نامراد شخص ہے ناشادِ زندگی

محمود ہو رسی دیارِ حبیب ﷺ میں  
جب ختم ہونے والی ہو میعادِ زندگی

نہ نے جو مہوائے نبی ﷺ الفتوں کے ہیں  
ان کو تو اپنی مزرعِ دل سے اکھاڑ پھینک

جاں سپاری خیلِ یاسر کی ہے جس کے سامنے  
بیتِ اخلاص دستِ عشق پر کرتا ہے وہ

اب تک بھی لوگ اپنی سی کرتے تو ہیں مگر  
حق یہ ہے تھے صحابہؓ محبت سرشتِ لوگ

چہرہ تاریخ پر منقوش ہیں جو عظمتیں  
سب ہیں اصحابِ رسول پاک ﷺ کے کردار کی

اک دوسرے کے بھائی ہیں مومن ہیں جس قدر  
محبوب کبریا ﷺ نے ہمیں یہ سبق دیا

الفت کریں وہ اس کے حبیبِ کریم ﷺ سے  
ربِ کریم نے یہ مسلمان کو حق دیا

ربِّ الارباب کی رحمت کا ہے سایہ اس پر  
جو بھی آقِ ﷺ کے درِ پاک کا پروردہ ہے

الحق رسول و سیدنا و مولانا

سائر افلاک و جنت زائر شہر نبی ﷺ  
ایک ہی خوش بخت شخصیت کے دو دو نام ہیں

ہے مراجعت میں بھی طرف اک بلاوا سا  
ہجر شہر آقا ﷺ ہے استعارہ و ملت کا

طیبہ سے پھرنے کی میں سوچوں جو نبی  
پہنیاں آنکھوں کی پھر جائیں مری

طیبہ سے دوری میں جو کھلا ہے تو ہے غمیں  
وہ دیکھو اشک عارض گل پر بوقت صبح

سن نواسی (۸۹) سے پہلے فاصلوں کی دنیا تھی  
اب تو طیبہ اقدس میرے دل کے اندر ہے

طلوع مہر کا منتظر نبی ﷺ کے شہر میں دیکھو  
قدم ہیں جس طرف اُن کے اُدھر سے دن نکلتا ہے

الحق رسول و سیدنا و مولانا

میں حضور والا ﷺ کے در پہ آ گیا لوگو!  
دیکھو میرے جذبوں کا رقص خود فراموشی

جو تیرا جاگ رہا ہو ضمیر فکر و نظر  
نئی پاک ﷺ کی رحمت کو دیکھ لے ٹو بھی

اشک آنکھ میں ٹھہرا یہ شہر سرور ﷺ میں  
یہ صدف میں گوہر ہے یا صدف ہے گوہر میں

جب مدینے جانا ہو یا خدا! نہ بھنس جاؤں  
کیا اگر گمڑ لیکن کیسے اور کیونکر میں

حاضری طیبہ نے میری دھگیری کی  
غرق ورنہ ہو جاتا ہجر کے سمندر میں

خود نبی ﷺ تو کیا دیکھو آپ کے غلاموں کو  
مل نہیں سکا ثانی ان کا ہفت کشور میں

ضروری فیصلہ یہ میرے جی نے کر ڈالا  
بچوں کا حشر تک آقا ﷺ کے نام کی ما

عافیت سے گزریں اپنے روز و شب  
میں اگر آقا ﷺ کا صبح و شام نام

ظلمت سے پا سکے گی نہ دُنیا کبھی نجات  
جب تک ادا کرے گی نہ رعت کا شکر یہ

اعمال نامے کی مرے سب کالیں دھلیں  
حشر کے روز ابر شفاعت کا شکر یہ

قدموں سے گر نہیں نہ سہی خواب میں سہی  
طیبہ گئے ہیں خوبی قسمت کا شکر یہ

محمود کو غلام غلامان در کیا  
آقا حضور ﷺ آپ کی شفقت کا شکر یہ

لفظ چاہئے جائیں گے عشق کے ترازو پر  
جب گھلیں گی نعتوں کی معنویتیں ساری

میرے آقا ﷺ جانتے ہیں کیا کروں اظہار میں  
اپنی نعتوں کے پس پردہ چھپے جذبات کا

آئین ساز اس کا ہے خلاقی ہر جہاں  
جاری رہے گا حشر تک قانون نعت کا

پہلے کہا ہے ج قسم کی قسم سے بھی  
بھایا خدائے پاک کو یوں نون نعت کا

فرش زمیں پہ آپ ہوں منبر پہ نعت گو  
سوچو تو یہ طریقہ ہے مسنون نعت کا

یہ طعن میرے واسطے اعزاز ہے بڑا  
کہتے ہیں لوگ تو کہیں مجنون نعت کا



کالی گھٹاؤں گھور اندھیروں سے کیا خطر  
دل میں عقیدتوں کے جو روشن چراغ ہوں

روح و نظر سرور کی کیفیتوں کو پائیں  
ذکر دیار پاک سے دل باغ باغ ہوں!

میری نظریں کسی کم چیز پہ کیا ٹھہریں گی  
میرے ممدوح ہیں اللہ کے محبوب رسول ﷺ

ان کو سرکار ﷺ پھر اک بار منظم کیجئے  
آپ کے بندوں کا نکھرا ہوا شیرازہ ہے

اس کی شادابی سے شاداب ہے ساری دُنیا  
اثرِ قبہ سے ہر چیز تر و تازہ ہے

تو سرِ عجز درِ پاک پہ رکھ لے جا کر  
مدح سرکار ﷺ کا ہونٹوں پہ اگر غازہ ہے

جب رسائی ہی نہیں ہے اپنی شہرِ علم ﷺ تک  
بے بصیرت بے نشان بے شک بصارت بے جہت

جو ہم حضور ﷺ کی سنت سے استفادہ کریں  
بہیں کبھی نہ رسوم و قیود کے قیدی

نبی ﷺ کے ذکر میں با مخلصی کے فتنے نے  
بنا دیا ہمیں ذوقِ نمود کے قیدی

عرفانِ کبریا کی وہ منزل نہ پا سکا  
جو راہِ مصطفیٰ ﷺ سے ذرا سا بھی ہٹ گیا

جو معترضِ نعتِ حبیبِ خدا ﷺ ہوا  
وہ شخص کاروانِ محبت سے کٹ گیا

کچھ عرصہ میں چلا تو غزل کی طرف مگر  
کچھ دور چل کئے نعت کی جانب پلٹ گیا

الحق صلی وسلم و مولانا

میں چہرہ سرکار ﷺ کی تعریف میں سورہ وائیل ہیں کیسے خدا کا شکر ہے

رحمت اللعالمین رب نے پیغمبر ﷺ کو کیا فیض ہے سرکار ﷺ کا ہر سو خدا کا شکر ہے

ماسوائے مدح پیغمبر ﷺ لیوں پر کچھ نہیں نفس پر پایا ہے یوں قابو خدا کا شکر ہے

آنکھیں اشقی ہی نہیں ہیں فرش سے قدیمین میں دیتے ہیں حراکوں سے یوں جھاڑو خدا کا شکر ہے

مدح حق کا درس یوں آقا و مولا ﷺ نے دیا دل سے یہ آوازہ ہو ہو خدا کا شکر ہے

باز رکھ سکتا نہیں کوئی نبی ﷺ کی مدح سے مجھ پہ چل سکتا نہیں جادو خدا کا شکر ہے

ماہ نو پشت فلک محراب کعبہ دیکھ کر یہ ہے ان کا غم ابرو خدا کا شکر ہے

الحق صلی وسلم و مولانا

عادت بھی ہماری ہے مگر ہے یہ حقیقت ہم صلہ علی پڑھتے ہیں از روئے عبادت

یہی تو ایک محبت کا ہے بڑا اظہار درود پاک کا حلقہ ہے حلقہ عشاق

درود پاک کے حلقے میں بیٹھ جا آ کر تجھے جو رنج و مصیبت نے گھیر رکھا ہے

ہر ایک روشنی پڑھتی ہے آپ ان ﷺ پہ درود کہ جن کے نور نے توڑا ہے تیرگی کا جمود

درود درود سے ہوئیں آسان منزلیں جتنی رکاوٹیں تھیں وہ رستے سے مٹ گئیں

کرے گا حکم کی تعمیل بھی تقلید خالق بھی جو بھیجے گا کوئی انسان درود پاک آقا ﷺ پر

بخشش است کو ”راہ مختصر“ بخشش گئی سورہ آزاب میں ”صوما“ ہے خوشخبری بڑی

میرے خن میں تو مرے دل کو تلاش کر  
ہر شعر میرا ہو گیا جذبوں کا عکس کش

رب جہاں کا نام تو پڑھ لو درود پاک  
ہر مسئلے پہ گفتگو کرنے سے پیشتر

خواہش مری یہی ہے یہی ہے دعا مری  
دیدار ہو حضور ﷺ کا مرنے سے پیشتر

رب و محبوب ﷺ کے محشر میں گھلیں گے اسرار  
یہ وہ گنجی ہے سر دست جو چھیدہ ہے

درود مجھری کو تسکین حضوری بخش  
کس نے؟ اُس چیز نے جو قلب میں چسپیدہ ہے

جو مجھے دیتی ہے الطافِ پیبر ﷺ کی خبر  
کوئی تو شے ہے جو وجدان میں پوشیدہ ہے

تم دیکھنا اُس سرگروں کی سر بلندیاں  
ہو جس کے ساتھ ملک چوکھٹ حضور ﷺ کی

آواز آئی ”اور بھی میرے قریب ہو“  
بالائے عرش آئی جو آہٹ حضور ﷺ کی

ہیں مددگار و شفیع و دادگر میرے حضور ﷺ  
ہو گئی آساں ہر اک مشکل خدا کا شکر ہے

قابِ توسل اور او ادنیٰ کی پڑھ کر آیتیں  
اٹھ گیا ہے پردہ حائل خدا کا شکر ہے

میں دیارِ مصطفیٰ صلی علی میں ہوں رسا  
کام آیا جذبہ کائناتِ خدا کا شکر ہے

جس میں میں نے دل کی باتیں اپنے خالق سے کہیں  
ہے درود و نعت کی محفل خدا کا شکر ہے

سر طاق عقیدت شمع فن میری فروزاں ہے  
تو میں پروئے جبر سوز بھی اس شمع کا خود ہوں

یاد آق صلی اللہ علیہ وسلم میں مکن رہتے ہیں جو ان پر کرم  
خاق و مالک کا رہتا ہے سدا سایہ گلن

میں وہ انہوں موتی تھا کہ چوری کا تھا اندیشہ  
عقیدت کی گرہ میں باندھ کر رکھا گیا مجھ کو

دل میں برے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا اک دیا  
روشن ہے دیکھو کس طرح قدیل کی طرح

مکہ میں طیبہ میں کبھی گھر اور کبھی سفر  
پھرتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے میں جبریل کی طرح

قادر برا خدا ہے کرم وہ اگر کرے  
ہر روز پہنچوں طیبہ میں تخیل کی طرح

میری نگاہ جیسی بھی تھی تا فلک گئی  
بھرا جو عکس شکوں میں طیبہ کے نور کا

ب ہے فقط ذکر رسول دوسرا صلی اللہ علیہ وسلم کا  
آنکھوں میں مری صرف مدینہ ہے مدینہ

ماضی دس گا گلن کے ساتھ میں ہر مرتبہ  
در پڑھوں گا انس و الفت کا مدینے میں سبق

نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مجھ کا صدر مل گیا یہیں  
گلیں ہیں شہر نور کی میرے لیے بہشت

گل امید کھلا مزرع دس میں ایسا  
طیبہ کی آب و ہوا جس کا مقدر ٹھہری

مجھے سر پیر کا کچھ ہوش ہی باقی نہ تھا یارو  
پیام حضری سے آ گیا بھونچال جذبوں میں

نبی ﷺ کے شہر میں در پر حضور والا کے  
پہنچے تو جاتی ہیں یہ ساری زریاں میری

میرے نبی ﷺ نے کرم کب نہیں کیا مجھ پر  
تو بے اثر کہاں اُمیدواریاں میری

یہ دیکھو دل کی سیپیوں سے سرکار ﷺ کی یادوں کے گوہر  
اشکوں کی صورت پلکوں پر ہم لوگ سجائے جاتے ہیں

جو ہو گا سرکار ﷺ کا طالب  
دنیا پر وہ ہو گا غالب

کوئی نہیں سرکار ﷺ سے شافع  
تو کوئی کب مجھ سا مُدّعی

ہم مدّیہ آقا ﷺ اپنائیں  
یک یہی ہے بات مناسبت

جو ہوتا دیکھنے والا کوئی تو پھر پتا چلتا  
شبِ اِسرائیل میں تھے کیا کیا مناظر ربطِ باہم کے

ہیں "نفسِ گم کردہ" اِس جا پر جلیل القدر لوگ  
کیا ہے تو محمود اور کیا نغمہ پیرائی تری

میرے آقا ﷺ لائیں گے تشریف میرے خواب میں  
جب اُٹھلا میرے مقدر کا مقفل در کبھی

حیروں کی کرے گا جو تجسیم  
وہ سرِ عرش ان ﷺ کو دیکھے گا

نعت میں آئیں نظر نیرنگیاں انکار کی  
مدّیہ آقا ﷺ سے معافی کے اُنقِ روشن ہوئے

بتلئے ضمتِ جرم و خطا پہنچے تھائیں  
میرِ رحمت نے میرے اندر اُجالا کر دیا

دنیا سے تو نعمتوں کا صلہ چاہتا کب ہوں  
تحسین کی چاہت ہے نہ ہے داد کی خواہش

جب صفحہ قرطاس پہ لکھی گئیں نعمتیں  
ہے دستِ مشیت سے مجھے صاد کی خواہش

گھر میں ہیں ہمہ وقت پیہر ﷺ ہی کی باتیں  
یہ خواہش آبا' یہی اوراد کی خواہش

جو میرے نبی ﷺ آپ مجھے حشر میں دیں گے  
کیوں دل میں نہ ہو مجھ کو اُن اسناد کی خواہش

یہ سب ہے اثرِ دعوت و تذکیر نبی ﷺ کا  
مومن کو جو ہے دعوت و ارشاد کی خواہش

جو بات ہے ہو ختم محمد ﷺ کے عدد پر  
پائی ہے یہی ہم تو عداد کی خواہش

میرے سرکار ﷺ کا ہر کام نمونہ شہرا  
میرے سرکار ﷺ کی ہر بات سراپا اعجاز

آفتابِ رشد درجِ نور سے نکلا جو نبی  
روشنی دنیا کے اندھیروں پہ غالب آ گئی

ان سے خلاق جہاں کی ذات بھی خوش ہو گئی  
خوش ہوئی جن محترم افراد سے ذاتِ نبی ﷺ

چاہتے تھے وہ کہ خوشنودی ملے سرکار ﷺ کی  
جانتے تھے سب صحابہ اختیاراتِ نبی ﷺ

ہم سے زیادہ ہیں ہماری جان کے مالک نبی ﷺ  
کیا بھی مطلب نہیں اس کا کہ وہ مختار ہیں

خانوادے کی جناب سرور کوئین ﷺ کے  
سلح اوراک و تحمیل سے ہے عظمت ماورا

اعزاز اس کو رویت باری کا مل گیا  
وہ شخص جس نے دیکھ لیا مصطفیٰ ﷺ کا رخ

اس کی طرف جو نودے عطائے نبی ﷺ ہوا  
کیوں ہو کسی طرف کو دل بتلا کا رخ

کرم فرمائیں بوائیں مدینے  
مرے خوابوں کو دیں سرکار ﷺ تعبیر

بہبودوں میں اثر ہے کیسا کا  
تو پانی شہر طہیر کا ہے اکیر

ہے مدح مصطفیٰ ﷺ افضل عبادت  
یہی تو س قرینہ ہے جہاں گیر

میں واقف جن سے میرے سرور ہر دو جہاں آقا ﷺ  
وہ احساسات کیا شرمندہ لفظ و معانی ہوں

فصلی سرور عالم ﷺ سے میں روز سنتا ہوں  
روح کے کواڑوں پر دستکین عقیدت کی

جو عظمت میرے سرکار دو عالم ﷺ کو خدا نے دی  
نظر آتی نہیں مچی ہوئی آنکھوں سے منکر کو

مرے بڑے بھی پیہر ﷺ سے پیار کرتے تھے  
دن کی مٹی سے میرا خیر گوئدھا گیا

مجھے محبوب حق ﷺ کے در کی چوکت جب میسر ہے  
میں کیوں جاؤں گا دہلیز فنا آثارِ باطل پر

آقا ﷺ کرم! بنا لیے ہم نے کئی خدا  
سرکار ﷺ رحم! خواہشوں کے ہم ہوئے اسیر



سر میں سا چکی ہے کہ پہنچوں میں خود وہاں  
دل میں جو بس چکا ہے پیبر ﷺ کا شہر ہے

جس نے درود ہی نہ پڑھا سن کے نام پاک  
اس پر غضب خدا کا' مشیت کا قہر ہے

نام لیتے ہی رسول پاک ﷺ کا منہ ہمار میں  
پار لگتے ہیں سفینے دیکھتے ہی دیکھتے

سل میں اک بار طیبہ تک رسائی کے لئے  
گھڑے۔ جاتے ہیں مہینے دیکھتے ہی دیکھتے

ماتبع سردر کونین ﷺ میں کاوش کروا  
پاؤ رحمت کے نزیلے دیکھتے ہی دیکھتے

صرف آقا ﷺ پر درود پاک کے صدقے رشید  
ج پہنچتے ہیں مدینے دیکھتے ہی دیکھتے

وف کی ذوریوں میں کس کے یوں باندھا گیا اس کو  
کہ میرا فکر طیبہ سے نہیں جاتا کہیں لوگو!

میں جس جگہ بھی گیا تھا' کشیدہ قامت تھا  
نبی ﷺ کے شہر میں آیا تو سرگندہ ہوا

در سرکار ﷺ سے دوری کا اثر تو دیکھو  
یوں تو پڑمردہ نظر آتا ہوں' پر مُردہ ہوں

پنی نظروں میں وہ سب لائقِ صد عزت ہیں  
شہر سرکارِ دو عالم ﷺ کے ہیں جتنے باقی

کرم کے سائے میں رہتا ہوں رات دن میں بھی  
مزا لی ہے مدینے سے دل لگانے کا

اوج سما سے بڑھ گئیں سر کی ہندیاں  
گردِ مدینہ سے جو مرے بال اٹ گئے

۵۸

اپنے اعمال کہاں اسوجہ سرکار ﷺ کہاں  
عہد پابندی و تقید کو توڑا ہم نے

سنت حق ﷺ کی نہیں اپنے عمل کا حصہ  
دامن اُمید کا پھر بھی نہیں چھوڑا ہم نے

ہم پہ اس پر بھی کرم کم نہیں ہوتا ان کا  
منہ جو سرکار ﷺ کی الفت سے نہ موڑا ہم نے

رب کے محبوب مکرم تھے شہ والا ﷺ سے  
سب سے بڑھ کر ہو محبت جسے وہ مومن ہے

داعیہ جن کا نہ ہو الفت محبوب و خدا ﷺ  
ایسے بد بختوں سے کیا اپنا تصقیر یارو!

مخدود نفات خدا نے کیا مجھے  
مدارج والدین کریمین مصطفیٰ ﷺ

۵۹

ننگیاں ندامت کی برف زار ہیں مجھ کو  
جس اگرچہ الفت کی کچھ تمازتیں حاصل

میرے آقا و مولا ﷺ گر نگاہ فرمائیں  
پھول پھل نہ آ جائیں کوششوں کے بیڑوں پر

اس کو ہو پایا نہیں ہے عجم بابیہ شہر عجم ﷺ  
خود رسول پاک ﷺ کی عظمت کو کیا پائے دماغ

اور کس کو اس حوالے سے جسارت بات کی  
دیکھ کر سرکار ﷺ کی رفعت کو ہیں جبریل پنج

مناتے ہیں جو میلاد نبی ﷺ کا دن وہ سب سن لیں  
کہ شہر پاک مکہ ہے حرے سرکار ﷺ کا مولد

ادھر ہیں چودہ سو لیکن ترین سال ادھر بھی ہیں  
نہ بعد طیبہ کیوں بھائے مجھے سرکار ﷺ کا مولد

”اِجْد“ کے پہلے حرف سے ”مُضَفَّح“ کی غین تک جتنے بھی ہیں عدد ہیں سبھی تابع حضور ﷺ

جس کی بھی کی ہے پشت پندی حضور ﷺ نے ابلیس کو پچھاڑا اس پر گراں نہیں

آبادہ ہیں نبیؐ مکرم ﷺ شانہ روز اُمت کے ہر اک فرد کی امداد کے یہ

اس ضمانت سے بڑی اور ضمانت کیا ہے حشر میں آپ ﷺ گنہگاروں کے شافع ہوں گے

اپنے اعمال کے بل پر تو نہیں تھا کچھ بھی سبک دربارِ تیمیر ﷺ ہوں شرف اتنا ہے

عفوِ آقا ﷺ کے مظاہر جو نظر آئیں گے مطمئن حشر کے دن خامی و عاصی ہوں گے

جب نہ تیرے سامنے ہو منزل مدح نبی ﷺ بے بضاعت فکر ہے بے معنی سارے لفظ ہیں

وائے قسمت ہو نہ پائے ذکرِ آقا ﷺ تک رسا جو سوارِ اشہبِ تحفیل کہلاتے رہے

مصطفیٰ ﷺ کی مدح میں محمود نے خامہٴ احساس سے لکھے حروف

قسم میرا چنے مدح تیمیر ﷺ چہ تحفیل کی انگلی پکڑ کر

نعت کے مجموعے ہیں باعزاز اپنے واسے سینہٴ قرطاس پر تھمے سجے ہیں لفظ کے

نعت سے ہوتی ہے حمدِ رب کی اہمیت عیاں یوں ترقین کی بندی تک رسا ہوتا ہوں میں

میرے ہاتھوں میں ہے جذباتِ محبت کا قلم  
 کیوں حیرتِ مدینہ کا ہے اور تصویرِ درد

نعت کے اشعارِ حجازِ شہرِ سرور ﷺ میں لکھے  
 کربِ اندر کا دکھایا پردہٴ الفاظ پر

دینی دینے کی ہو سکی نہ رمضان میں  
 میں طلب کروں اپنے دل کا خوں بہا کس سے

ہاں نہ کیوں ہیبتِ بریں کا اسے کہوں  
 طیبہ کا جو بھی فرد کوئی رہ نورِ ہے

تاجِ سرِ شہانِ جہاںِ زہرِ پا ہوا  
 سر پر رہ حجازِ مقدس کی گردِ ہے

ناموسِ مصطفیٰ ﷺ پہ جو قربان ہو گیا  
 مشقِ مصطفیٰ ﷺ میں وہی مردِ فردِ ہے

بخشش ہیں عجزی کو تیسیرِ ﷺ نے رفتیں  
 اور ہے پسندِ خاطرِ سرکارِ ﷺ سادگی

میری آنکھوں میں روح میں جاں میں  
 مسکراتی ہے آپ ﷺ کی سنت

دوسروں کی مدد وہ کرتا ہے  
 جس کو بھاتی ہے آپ ﷺ کی سنت

کوئی کھاتا ہے دو کھجوریں روز  
 رنگِ رقی ہے آپ ﷺ کی سنت

ہوں حقوقِ العباد جب پورے  
 یابی جاتی ہے آپ ﷺ کی سنت

خفیاں جھپٹی ہیں کھائیں گالیاں سقار کی  
 اس پہ بھی سرکارِ ﷺ کے ماتھے پہ کوئی بل نہیں

سر پہ ہے چھتر مدح سرور کوئین ﷺ کا  
باب حرف و لفظ گھنٹا ہے مدینے کی طرف

نبی ﷺ مجھ کو زیات کا شرف بخش گئے رویہ میں  
بھروسا ہے مجھے اس باب میں بھی فضل باری پر

میں دل کی بات من و عن کہے جاتا ہوں نعتوں میں  
مجھے ہے دسترس خوش قسمتی سے حق نگاری پر

مجھ کو استمداد آقا ﷺ نے سہرا دے دیا  
رہ رہ اندام تھا پہلے تو جرموں کے سبب

استجاب عرض کی آقا ﷺ نے جاری کی سند  
حرف مطلب جس گھڑی میرے لبوں پر آگئی

وہ نکل رہے ہیں ہرے بزم آج میزاں پر  
حضور ﷺ ہی کی شفاعت مجھے بچائے گی

میں شخص پر ہی خضعت شعر و سخن ہے  
کرے کواہ نعت پیہر ﷺ جو زیب سر

اللہ نے جو ذکر پیہر ﷺ کیا بلند  
ہر چار سمت بچتا ہے نقارہ نعت کا

اس میں نہ ہونا مرکب غفلت کا دوستو!  
اللہ نے رکھا نہیں کفرہ نعت کا

انبار معصیت جو ہیں ہو جائیں گے ہوا  
محر میں جب اتاروں گا پکارہ نعت کا

ہو گا وہاں جو مدح پیہر ﷺ کا غنفلہ  
دیکھیں گے لوگ حشر میں نظارہ نعت کا

ذکر سرور دین ﷺ کی شہدائیں نہیں پاتا  
کیوں تھک رہا ہے تھو بھر کی تمازت میں

الحکم صل وسلم وادع

تصوّر میں ہے شہر سرکار دار  
شب آئے تا بہ حدّ نظر ہیں

اس میں لوگ رستے ہیں وہ دوں میں بستا ہے  
دوستو! پیہر ﷺ کا شہر نور ایب ہے

دیکھتے ہی تصویر شہر آقا و مولا ﷺ  
خل قلب پر سب کو نہیں تنہا کی

مرے حضور ﷺ کے شہر حسین کی جانب کو  
نستے جذبے پکتے خیال اچھے ہیں

کرتا ہوں جب نماز محبت کبھی ادا  
صبیہ کی سمت ہوتی ہے محراب روح کی

پہنچ سکا ہوں نہ جس سال میں مدینے میں  
ہوئی میں دل کو مرے بے قراریاں کیا کیا

الحکم صل وسلم وادع

بہت شدائد بڑے مصائب جہاں میں ہم نے بھگت لیے ہیں  
بگاڑ سکتا نہیں ہے کچھ بھی نبی ﷺ کے بندوں کا کوئی سحر اس

پر تو رُخ جو پیہر ﷺ کا پڑے گا اس پر  
دُنیا دیکھے گی مقدر مرے غم خانے کا

امتی اس سے بھی بڑھ کر ہے نبی ﷺ کا عشق  
شع کو دیکھ کے جو حال ہے پروانے کا

دن میں آیا ہے کئی بار مدینے کا خیال  
کیوں دوگانہ نہ پڑھوں آج میں مٹھرانے کا

ذکر آقا ﷺ نے مجھے بے خودی ایسی بخشی  
کچھ خیال آج ہے اپنے کا نہ بیگانے کا

امتی ہو کے بھی جو معترض سرور ﷺ ہو  
فائدہ اس کو نہیں کوئی بھی سمجھانے کا

برق رفتاری سے طیبہ کی طرف ہو گی رواں  
شب تھیں کے ہر میں تنہا وصل کی

بتاؤں میں کہ تشویشِ حضوری کا سبب کیا ہے  
کرمِ آقا و مولا ﷺ کا خدائے پاک کی رحمت

زحمتِ خلافتِ ہر عالم کے باعث ہو گیا  
راہِ مالِ زخمِ ہائے ہجر شہرِ مصطفیٰ ﷺ

فکرِ دُفنِ اس سے مرا ذوقِ نمونہ پاتا ہے  
راہِ طیبہ میں جو بارانِ کرم ہوئی ہے

مقدر تو اس شہرِ دل کش کا دیکھو  
صیبِ خدا ﷺ ہیں نصیبِ مدینہ

مرے لب پہ ہر دم اسی کی ہوں باتیں  
میں کہلاؤں یا رب! ادبِ مدینہ

اُچھلتا ہے بکریوں مرا دل خوشی سے  
پہنچتا ہوں جب میں قریبِ مدینہ

شہرِ نبی ﷺ میں جس کو خدا نے گدائی دی  
گویا اسے جہان کی فرماں روا کی دی

توبہ توہا اے معاذ اللہ کیا کہتے ہو تم  
ہوں سگانِ کوئے طیبہ کے برابر اور میں؟

حاضری ہوتی رہے دربار میں  
یا خدا بننا رہے کوئی سبب

بن بنکا ہوں نے کبھی کنیزِ خضر چوما  
میں نے ان آنکھوں کو چوما ہے انھیں چاہا ہے

صیغہٴ اقدسِ نبی ﷺ کا شہرِ الفت کا مگر  
ہے عقیدت کا دہریٰ اک یہی محکمِ ہدف

چاہتے ہیں ہم بقیعِ پاک میں تدفین یوں  
زندگی میں ہم نے رکھا ہی نہیں مہمِ ہدف

بہت ممکن ہے تدفینِ بقیعِ اقدس و اطہر  
رواں رستی سے طیبہ کو جو یہ عمرِ رواں میری



پنا رُخ شہر نبی پاک ﷺ کی جانب کرے  
ساقیت کی راہ پر چلا ہو جس رہ گیر کو

جو نظام زندگی آقا و مولا ﷺ نے دیا  
پنے نزدیک آنے دیتا ہی نہیں تغیر کو

وہ رہے گا پورا ہفتہ سایہ سرکار ﷺ میں  
جو درود پاک کی محفل کرے گا پیر کو

تسلیں بچایا ہے اک آن میں ہر اک دکھ سے  
یہ دیکھ، ہستی ہے آقا ﷺ کی داد رس کیسی

صبح و شام اسی سائے میں گزرتی ہے  
ملی ہے رحمت سرکار ﷺ ہر نفس کیسی

شبانہ روز اسی میں لگے رہو یارو  
درود پاک رسول خدا ﷺ میں بس کیسی



روح کی کرنوں کا اجلا پن نظر آتا کہاں  
ید آتِ ﷺ ہی سے ممکن اندروں بنی ہوئی

امتی نبی ﷺ کا ہوں اس پہ فخر ہے مجھ کو  
لے چلا ہے یہ جذبہ آگہی کی منزل پر

چادر رحمت نبی ﷺ کی میرے سر پر چھ گئی  
جب مرے ہونٹوں پہ پیغمبر ﷺ کی مدحت آ گئی

خدا و مصطفیٰ ﷺ کا ذکر ہر فقرے میں کرتا ہوں  
تو میں جو بات کہنا چاہتا ہوں مجھ کو کہنے دے

منظر شہر سرور ﷺ کے ہیں سب چشم تصور میں  
شبانہ روز ان کیفیتوں میں مجھ کو رہنے دے

مگن رہتا ہوں یاد آقا و مولا ﷺ میں اے ہمد  
مجھے رب کے حبیب پاک ﷺ کی نظروں میں رہنے دے

کیا باتیں ہوئیں اس کو پتا ہے یا پھر انہیں  
جہیز تک تو دس کے دن درمیاں نہ تھا

مشغول ذکر صاحب معراج علیہ السلام جب ہوا  
نعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھے معراج مل گئی

کوئی نہ جا سکا ہے سر لامکاں کبھی  
پھر کون جان سکا ہے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا عروج

اللہ ملا جس سے سر گنج فراغت  
ہستی ہے وہی محرم اسرار حقیقت

خدا کو ان نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا سے ہے الفت  
محبوں کا یہاں احتراز پایا ہے

وہاں ہے نور نبوت سے حقیرہ چشمی  
جہاں کہیں پہ بھی ظلمت کا راج پایا ہے

قائم رہے گا روزِ حساب و کتاب تک  
الطاف ہائے شاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ

سی نے آدمی کو عظمتیں عطا کی ہیں  
کوئی تو عہد کو معبود سے ملاتا ہے

مرا ضمیر ہے ممنون رحمتِ حق کا  
مجھے جو شام کو نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سمجھتا ہے

درد بھیج رہنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر  
عمل یہ حشر کی حدت سے بھی بچتا ہے

جسے خیر ہے ذرا بھی مقام سرور صلی اللہ علیہ وسلم کی  
وہ روضہ دیکھتا ہے اور سر جھکاتا ہے

حضور شاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم میں امتی ان کا  
وہی ہے گیت جو ممنونیت کے گاتا ہے

حضور پاک ﷺ کے دربار پر پڑیا ہے  
نیز د سوز و گدازِ قلوبِ مہجوراں

ہزار شہِ خدا بیشتر سے اچھا ہے  
نگاہِ حبيبِ خدا ﷺ سے اپنا حال

عزیزو! وہ تو نظر آ گئی رہ طیبہ  
اگر نہ سے ہی چلے تھے کہیں مرے عمل

رسائی میری جو ہر سال ہو مدینے میں  
کروں میں جا کے وہیں پر گزارشِ احوال

رداں جو سکہ ہے نامِ حضور ﷺ کا اس پر  
ہے قلب سکے عقیدت کے ڈھاتی نکال

میں ہوں سرکارِ ﷺ آپ کا بندہ  
انتہت نگاہ کا محتاج

رب کی توفیق ہے کہ ہے مجھ کو  
حرمِ حرفِ نعت کا احساس

نعت کہنا تو ٹھیک ہے یارو  
ضم پر کاربند بھی رہتا

انہی کا ذکر ہوتا ہے فرشتوں کی زبانوں پر  
نبی ﷺ کی نعت میں مشغول جو افراد ہوتے ہیں

بہ وقت ان کے ہونٹوں پر نبی ﷺ کی نعت رہتی ہے  
کرم جن کو رسولِ کبریا ﷺ کے یاد ہوتے ہیں

یادِ سرورِ ﷺ کے کھلے ہیں پھول میرے قلب میں  
سرگونِ نعتیں رقم کرنے میں رہتا ہے قسم

کلامِ پاک ہے ناطقِ اسی حقیقت پر  
ہر ایک مدح کے لائقِ حبيبِ خالقِ ﷺ میں

الحبيب سيدنا و مولانا

محشر میں جو دیکھو گے تو حیرت زدہ ہو گے  
اے اہل وفا! بخشش ابد کا کرشمہ

جو رخصت تمام ہیں خیر الانام ﷺ ہیں  
محبوب ہیں خدا کے کوئی اس میں شک نہیں

آقا ﷺ کے شہر پاک میں دل ہے بسا ہوا  
دل میں ہی ہے ان کی گئی اس میں شک نہیں

لاریب ہے زیادہ کہیں اس سے ان ﷺ کا غلو  
گو مصیبت ہے میری بڑی اس میں شک نہیں

اس کے حبیب ﷺ کی جو ثواب پہ آگئی  
تعریف یہ خدا کی ہوئی اس میں شک نہیں

جب بھی کیا ہے ذکر نبی ﷺ کے دیار کا  
آنکھوں میں آگئی ہے نمی اس میں شک نہیں



ذکر محبوب خلائق ﷺ مرا سراپہ ہے  
خوش مقدر ہوں کہ مستغرق مدحت میں ہوں

ہوں ششاسائے شفا خانہ شہر آقا ﷺ  
ناشاسائے غم و رنج و مصیبت میں ہوں

میرے آقا ﷺ سے بڑا کون بہادر ہو گا  
اُجمیعت کا سبق خیر و خندق نے دیا

اوج قوسین پہ جب رتبہ آؤحیٰ بخشا  
کیا اعزاز انھیں قادر مطلق نے دیا

اس کا علو مرتبت کس کو دکھائی دے  
ہستی جو رتبہ ہر دو جہاں کی حبیب ﷺ ہے

ہوتی ہیں قربتیں بھی بریکٹ عجب طرح  
رب کے قریب ہے جو نبی ﷺ کے قریب ہے

الحبيب سيدنا و مولانا

چوتھوں نے جو میری نعت سرائی کی کہانی  
تایید فرمائی، مگر مفہیم و معانی

ان سے بے نیاز و بیرون نظر کا سب سے  
بہت بڑی محبت ہے مرا شعر حسین

۱۰۔ سے جو احساس احسان آقا ﷺ  
مرے دوستوں نعت کہنے کے دن میں

میں اور نہ میں گے یہ حشر کے دن تک  
دفع نعت حبیب خد ﷺ ہیں رفائی

شعرن دہر تو عالمی ہیں سب راس ملک کے  
ذبح اقلیم حرف و حفظ ہے ناعت فقط

محمد

جامہ احرام نعت مصطفیٰ ﷺ پہنے ہوئے  
سعی میں ہوں میں کہ راضی کر سکوں سرکار ﷺ کو

مدح سرور کوئین ﷺ میں مصروفیت اپنی  
کھتا ہوں میں اپنی زندگی کا اک یہی مقصد

جو شام و مسان کی کیے جائے گا  
آخر آئے گا پیہر ﷺ کی نظر میں اک دن

نعت میں الفاظ تو سادہ سے ہیں  
ہیں مفہیم و معانی معتبر

ہیں متعلق نبی ﷺ کی نعت سے جتنے وہ اپنے ہیں  
اُسی طور پر یہ ایک ہی تو خالوادہ ہے

وہ قرب کبریا کی منزلیں اتنی ہی مارے گا  
جسے اہل نبی پاک ﷺ سے جتنی زیادہ ہے

شاید کبھی گزر ہو پیہر ﷺ کا اس طرف ہے نظر میں مرے جذبوں کی کہکشاں

عتراف نور آقا ﷺ کس لیے کرتا نہیں چہتا ہے جبکہ ہر اک اپنی آدم روشنی

کیوں مقام مصطفیٰ ﷺ کی بات ہونٹوں پر نہ ہو جب نگاہوں میں نہیں ہے اپنی کچھ کم روشنی

بچا ہوتی ہے ہر مشکل سے جو ہر نام لیوا کو نگاہ لطف یہ سرکار ﷺ کی معلوم ہوتی ہے

وہاں آتا ہے میرا نام بھی ساتھ اپنے آقا ﷺ کے کہیں پر داستاں مدحت کی جب مرقوم ہوتی ہے

پوشیدہ تو وہ بھی نہیں سرکار جہاں ﷺ سے ہے تیری نگاہوں میں جو اک بخشش مہموم

جو لوگ حشر کے دن بریت کے خواہاں ہوں نبی ﷺ کی مدح کو موضوع فن بنا ڈالیں

میرے کام آئیں گی روز حشر کو نعتیں روز مجھ سے کہتی ہیں پیش بیٹیاں میری

اس کو کرنا فراموش ممکن نہیں ہم نے سیکھا خدا سے سبق نعت کا

لینا دنیا ہمیں دنیا والوں سے کیا پیش سرکار ﷺ ہو یہ ہے حق نعت کا

صاد کرتا رہا حشر میں کبریٰ غور سے دیکھ کر ہر ورق نعت کا

سامعہ سے دلوں تک ہے اس کا نفوذ یہ اثر ہے رب فق نعت کا

اللہ صل وسلم وبارک علیہ  
 (۸۲) محمد

کھڑا ہوں گنبدِ اختر کے سامنے چپ چاپ  
 یہ عجزِ نطق ہے ان ﷺ کے غلامِ زادے کا

مصورِ پاک ﷺ سے ایسا مرا تعلق ہے  
 غنی کیا ہے مجھے تروتِ ارادت نے

یادِ سرورِ دین ﷺ میں رات دن گزرتے ہیں  
 اک یہی تو اچھائی دی خدا نے احقر کو

ذکر ہے اصدقِ عالم ﷺ کا زباں پر میری  
 شاہِ کذبِ بیانی کا نہیں ہے ممکن

درِ نبی ﷺ پہ منا ہوں تو ہو گیا ہوں اُمّ  
 مجھے تو ہو نہ ہو دُنیا کو ہو گئی ہے خبر

ہوا جو شام کو میں نعتِ گوئی میں مصروف  
 سرے وجود کی دُنیا میں ہو گئی ہے سحر

اللہ صل وسلم وبارک علیہ  
 (۸۳) محمد

کرمہ ہے مرے سرکارِ ﷺ کے اشارے کا  
 درِ خدا پہ جو شوقِ سجدِ مجھ کو ہے

دیکھیں جب تک نہ جیمیرِ ﷺ کا مقامِ محمود  
 ہم کو حیثیتِ سرکارِ ﷺ کا اندازہ کہاں

مدحِ پاکِ نبی ﷺ: نظم و نثر دونوں میں  
 یہ کام کل بھی تھا، یہ کام آج بھی ہو گا

پہ کریں گے ارم میں درود کی محفل  
 وہاں پہ اور کوئی کام کاج بھی ہو گا

جو ہو گا طاعتِ سرکارِ ﷺ میں خدا راضی  
 عمل یہ باعثِ صدِ اجتہاد بھی ہو گا!

خدا کے حکم کی تعمیل بھی تو ہے اس میں  
 درود پڑھنا یہاں کا رواج بھی ہو گا

عزیز حبیب کے سب دن اور مولانا

نعت کی تعمیر میں جذبات کے ہاتھوں کے ساتھ  
نعتِ تکمیل اور چپ فکر استعمال ہوں

بس وہ ہوا مقامِ پیغمبر ﷺ سے آشنا  
حاصل جسے ہوئی ہے شناسائی نعت کی

دیکھیں گے ہم کو حیرت و حسرت سے سارے لوگ  
جب روزِ حشر ہو گی پندیرائی نعت کی

تو ہے ریاضِ عشق و محبت کا عندلیب  
جو ہو سکے تو حمد کے پھولوں میں نعت کہ

جذبہ نہ ہوں 'تو نعت کہا' شعر ہی کہاں  
لیکن عروض ہی کے اصولوں میں نعت کہ

ان کو بے غل رتب ہوں سبھی پختہ نصیب  
سُرخِ ذوق سے ٹوٹو ملولوں میں نعت کہ

عزیز حبیب کے سب دن اور مولانا

کیا نہائے آیا ہے کوئی مجھ کو طیبہ سے  
میرے دل کا دروازہ دستکوں سے گونجا ہے

دُر کی خوشی مدحِ رسولِ کریم ﷺ ہے  
عزیز کی حاضری کا ہے پیغمبرِ اہتمام

تا مرگ میری خواہش واحد ہے تو یہی  
جانا رہوں دیارِ نبی ﷺ میں یہ التزام

ہم دیارِ سرور ﷺ میں رہنے والے لوگوں سے  
رابطے ارادت کے استوار رکھتے ہیں

ان کی خدمت میں حاضری کے لیے  
عرضیاں بھیجتا ہی رہتا ہوں

جب بھی ہوتا ہوں کسی وقت میں تنہائی میں  
گھیر لیتی ہیں مدینے کی مہکتی یادیں



یہیں سے چلتے ہیں انکوں سے وہ وضو کر کے  
نہز عشق جو حلیہ میں جا کے پڑھتے ہیں

نجانے کب مدینے سے پیامِ حاضری آئے  
ماںِ احساس سے میں گوشِ بر آواز رہتا ہوں

ڈھونڈو خدائے پاک کو شہرِ رسول ﷺ میں  
اُس بے نشان کا اور کہیں آستانِ کہیں

مجھ کو اُمیدِ بہار اب ہے یقیں کی حد تک  
شجرِ عشقِ مدینہ ہے جو پیوستہ ہوں

بب کوئی بات کرے طیبہ رسا ہونے کی  
در کے صحرا میں نظرِ آئی ہے قدیلِ نئی

کیوں نہ ہو ملتی ہے خیرات یہاں سے سب کو  
مجمعِ دنیا ہے سرکارِ ﷺ کے دروازے پر

بدل سرکارِ جہاں ﷺ کو چار جانب دیکھ کر  
دستِ دریوزہ گری پھیل ہوا ہے ہر طرف

شعر کہنے کا سلیقہ نعت میں برتا گیا  
دین و دنیا کی مرے ہاتھوں میں دولت آ گئی

جیسے ہی پہنچا دیارِ طیبہ و جہاں میں نہیں  
جذبہٴ عشق و محبت میں بھی شدت آ گئی

بے سہارا جب ہوا جب رہ گیا ہے آسرا  
دھگری کے لیے آقا ﷺ کی نصرت آ گئی

میں جو ضحہ پر گیا تو بس دہیں بیٹھا رہا  
ہاتھ مجھ خوش بخت کے کیا ایسی ساعت آ گئی

کیسے ہوتی بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں عرضِ حال  
بولنے والی زباں تھی جس میں لگت آ گئی

میرے سرکار محمد ﷺ بھی ہیں احمد بھی ہیں  
ایک ان کا ہے مگر اسم گرامی محمود

پیا احمد ﷺ کا اخذ کو بھی محب لوگوں نے  
ور انسان کو محمد ﷺ کی غلامی محمود

ہجہ اچھا ہو زبان اچھی ہو الفاظ اچھے  
ذکر طیبہ میں ہے شائستہ کلامی محمود

ہم نے دیکھے ہیں پیہر ﷺ کے ثنا خواں سارے  
روئی اقبال رضا جانی نقائی محمود

اس پہ سرکار محمد ﷺ کی رحمت کا نہ سایہ کیوں ہو  
ہے جو وابستہ زنجیر غلامی محمود

میری جانب بھی توجہ کی نظر ہوتی ہے  
گرچہ میں نعت کے حدم میں احقر تر ہوں

دنیا ہے ایسی یہ کہ نہیں جھوٹ کا گماں  
ہے اک جہان صدق و صفا نعت کائنات

ہے روح و جاں کے واسطے یہ تخری نشان  
دل کے جہان تک ہے رسا نعت کائنات

ہر گوشہ اس کا دے گا دکھائی بہشت را  
تم گھوم پھر کے دیکھو ذرا نعت کائنات

یہ کاوشیں تو بیہوش اس باب میں مری  
لیکن ہے انتخاب ہوا "نعت کائنات"

میرے آقا ﷺ کے تصرف کا اثر ہے یہ بھی  
نعت کا ہونٹوں پہ جو مہر برجستہ ہے

محب کی وحدانیت اس شخص کا ایمان ہوئی  
میرے سرکار محمد ﷺ کی الفت میں جو وارفت ہے

عشق کی دل میں نماز اور درود آقا ﷺ  
لب پہ الفت کی ازاں اور مدح سرکار ﷺ

کون کہتا ہے کہ یہ دونوں الگ باتیں ہیں  
مدح رب جہاں اور مدح سرکار ﷺ

پڑھتا جاتا ہے جب انسان احادیث رسول ﷺ  
کرتی جاتی ہے زبان اور مدح سرکار ﷺ

مخلی قدس میں جنت میں سر عرش بریں  
ہوتی رہتی ہے وہاں اور مدح سرکار ﷺ

ایک درجن ہیں الگ نعتوں کے دیاں میرے  
ایک مجموعہ ہے ہاں اور ”مدح سرکار ﷺ“

درود پڑھتے ہیں اور نعت کہتے رہتے ہیں  
یہی تو کام قیمت میں کام آئیں گے

تفریق و جمع جو بھی کریں میں نے یہ سنا  
حاصل ہر ایک چیز کا ہیں پورے ۹۲

حمد ﷺ کے جو عدد ہیں ۵۳ تو سے رشید  
ہیں اسم ذات پاک ”محمد“ ﷺ کے ۹۲

میں طیبہ میں تھا اظہر و شہناز دونوں نے  
قطعات لے کے چھاپ دیئے میرے ۹۲

محبوب کی خاطر مرے خالق نے کیا ہے  
محبوب ﷺ کا چچہ وَرَقْعَتَا لَکَ بِشُكْرٍ

جو عشق تھ خلاق دو عالم کو نبی ﷺ سے  
ہے اس کا تقاضہ وَرَقْعَتَا لَکَ بِشُكْرٍ

تاریخی تھ نام اردو زبان نعت نبی ﷺ کی  
مجموعہ تھا پہلے ”وَرَقْعَتَا لَکَ بِشُكْرٍ“

مکتبہ

پھر ہونے لگیں مجھ پہ نبی ﷺ کی عنایتیں  
پھر آنے لگی میرے لبوں پر حدیث شوق

ہو گی رس ہمارے سرور جہاں ﷺ  
وقتِ حسب اور لب کوثر حدیث شوق

ہوتی رہی ہے مجھ سے یہاں بات انس کی  
کہتا رہوں گا میں سرِ محشر حدیث شوق

دیکھیں گے غور سے تو فرشتے بھی پائیں گے  
لطفِ حضور ﷺ کے پاس منظر حدیث شوق

جو پیش ہو رسول خدا ﷺ کی جناب میں  
رب کی نگاہ میں ہے موقتِ حدیث شوق

ہر روز میرے دل سے نکلتی ہے آہِ سرد  
ہر روز سنتے ہیں میرے سرور ﷺ حدیث شوق

پڑھ کر درود کرتا ہوں یہ التجا کہ ہو  
مقبول ہارگاہِ تیسرے ﷺ ”حدیث شوق“

مکتبہ

گلشنِ سخن میں ہیں پھوس مشکبو جتنے  
میں بیان کرتا ہوں ان میں اندروں جتنے

اشعار میں اَلطافِ نبی ﷺ یوں ہے نمایاں  
ہے پردہٴ اِلفاظ پہ تصویرِ عنایت

عتیدہ ہیں ب میرے تو ہیں بھیکتی پلکیں  
رہیہ ہے جذبات کی شبنم گلِ فن پر

دل میں جو کچھ ہے وہی نعت میں کہہ دیتا ہوں  
مجھ کو خوش آتی ہے کب کوئی صبحِ ساری

جس نے سنائی نعتِ کبیرین کو رشید  
کس شخص نے تو پس کیا امتحانِ صاف

سرِ قرطاس ہو گلدستہٴ نعتِ آقا ﷺ  
اس خریطے ہی کو پروانہٴ جنت کہیے

رب کے کلامِ پاک نے ہیں وہ نمایاں  
جو بات میری نعت میں ہے بے سند نہیں

بھی یہیں سے نبی ﷺ دیں گے چادرِ شفقت  
اسی لیے تو کی تین غزہ خواہش

ترزاں نہیں ہیں کیوں مدح سرورِ نبی ﷺ میں  
خوش ہیں کس لیے بندے تمغہ تذلّل پر

عالمِ علم لذّتی سے نہ ہو گر ربط و ضبط  
بے سرو پا دانش و حکمت کی سب نیرنگیاں

فرض ہوتا ہے ادا ان ﷺ کے دیرِ اقدس پر  
نہ نہ پڑھتے ہوں نگاہوں سے محبت کی نماز

کوئی جھانک کر دیکھے میرے قلبِ محروں میں  
اسلاکِ خواہش ہے روضہ پیہرِ نبی ﷺ سے

سرکارِ نبی ﷺ کے علاوہ نہ دل میں کوئی در آئے  
پر سوائے ان کے نہ مدحت کسی کی ہو

احیک سید و مولانا

وہ آئے تو سرکارِ نبی ﷺ کے قدمین میں پہنچے  
تک آیا ہو جو بھی غم و سلام کے ہاتھوں

جب ہاتھ میں دامانِ نبی ﷺ ہو گا ہمارے  
کیوں خوفزدہ ہوں گے ہم انجام کے ہاتھوں

دلوائیں گے دوزخ سے نجات اپنے پیہرِ نبی ﷺ  
پہنچے ہیں جہوں کا بد انجام کے ہاتھوں

طیبہ کے جو ڈرے ہیں یقین کے ہیں وہ گوہر  
زیج ہو گا یہاں کوئی نہ ادھام کے ہاتھوں

قبضے میں خریطہ بنے قباہ ہے ارم کا  
یہ تحفہ مل نعت کے راقم کے ہاتھوں

ہم نے جو درود آقا ﷺ پہ ہر وقت پڑھا ہے  
پہنچے ہیں مدینے تو اسی کام کے ہاتھوں



نعت کا ارقام ہے تجسیمِ اہلِ یقین  
صغیرِ اخلاص پر کندہ ہیں تابندہ حروف

دل کو خون دیتی ہیں جو رگیں ہیں نعتوں کی  
جسمِ شعر میں یوں تو اُن گنت وریدیں ہیں

نعت کہتا ہوں تو قدسی اس طرح دیتے ہیں داد  
کس ہے تمسین کی پوروں کا ڈوئے شعر پر

پیش جب یہ ہو گی سرکارِ ﷺ کے دربار میں  
کیا شبِ آیا ہے دیکھو آبروئے شعر پر

موزوں ہوا جو مصرعِ تر نعت میں کبھی  
ترتیبِ روئے شعر و سخن اس سے ہو گئی

نعت کہنے سے جو آرائشِ جذبات ہوئی  
نظمِ افکار و خیالت کی بہتات ہوئی



میں دل کی بات کہنا چاہتا ہوں اپنی نعتوں میں  
مگر جذباتِ لفظوں میں (محدود نہیں) ہو سکتے

مقتدر بن نہ جانا، شہرِ پاک سرورِ دیں ﷺ میں  
کبھی جو اپنے چہرے بھی غبارِ آلود ہو سکتے

حضور ﷺ آپ کریں اہتمامِ طلبی کا  
کسی کا طیبہ رسائی کا گر ارادہ ہو

سمجھ کہ تجھ پہ کرم ہے ترے پیہرِ ﷺ کا  
جو تیری زندگی یک رنگ اور سادہ ہو

ہوں کامیابیاں دُنیا و آخرت میں نصیب  
اگر حضور ﷺ کی سُنّت سے استفادہ ہو

سرکارِ ﷺ کی نگاہِ کرم دیکھیر تھی  
مخرومیوں کو میں نے قدم سے جھٹک دیا



لہ میں مجھ سے کثیرین جب سوال کریں  
خدا کرے کہ ہو مجھ پر نزولِ نعتِ نبی ﷺ

رہے نگاہ میں خوشنودیٰ نبی ﷺ کا خیال  
بتا دیا گیا ہے یہ اصولِ نعتِ نبی ﷺ

یہ تاریخِ ادب کے ایک اک نکتے سے ہے ظاہر  
جو کل کا ہے وہ مستقبلِ نبی ﷺ کی نعت ہی کا ہے

ستارے سارے آنکھوں کو چمک کر داد دیتے ہیں  
تمنائی مہ کمال نبی ﷺ کی نعت ہی کا ہے

جائی سعدی و رمویٰ محسن و رخصا اقبال  
عظمتیں عطا کی ہیں سب کو نعتِ آقا ﷺ نے

میرے جیسے ساروں کا ورنہ حشر ہو جاتا  
رجم پر ہے اُکسیا رب کو نعتِ آقا ﷺ نے



شفیعِ معصیت کاراں حضور والا ﷺ نے  
قبائے غلو سے ڈھانپا برے گنہوں کو

میری امداد و میزان پہ فی الفور آے  
جب نبی شافعِ محشر ﷺ نے کلویر آواز

نعتِ رسولِ پاک ﷺ کا ہے شعر تر و بی  
فرواںِ عشق کا جو گلِ نو دمیدہ ہے

س کو ماماں ہے دیتے نہیں ہیں نبی ﷺ جواب  
کس نے کہا ہے آہِ مری نارسیدہ ہے

دین میں ماہنامہ فتنہ "نعت" ہے عزیز  
تھقیقِ نعت کا جو اکیلا جریدہ ہے

مُصَوِّد پر حضور ﷺ کرم کیجیے قزوں  
عصیاں شعروں میں یہی دامنِ دریدہ ہے



شعر کی مقصدیت کا مل ہے راست  
نعت کو عطا کی معنویت نعت نے

خیر سرور دین ﷺ کی مدحتوں میں کچھ کہہ کر  
کیوں کروں گا میں اپنا اعتبار فن مجروح

محسن فن کے مت ڈھونڈو مری نعتوں میں نقادو!  
یہ روداد ارادت ہے یہ سچائی کی باتیں ہیں

کہے جاؤ شبانہ روز نعتیں  
یہی تو فکر و فن کا ارتقا ہے

میں میزوں پر عمل ٹٹنے سے پہلے نعت پڑھ دوں گا  
مرا اقدام یہ بروقت ہو گا روزِ محشر کو

جب دل کی زباں نعت میں برتی ہے عریزو'  
کیا فکر کنایات و تراکیب نوی کی



شہر ہیں آرام فرما جس جگہ محبوب رب ﷺ  
جانے اس میں دانگی آرام میں پاؤں گا، کب

اک نہ اک دن شعلہ جاں سرد تو ہوتا ہی ہے  
کتنا اچھا ہو اگر ایسا ہو شہر نور میں

وہ دن مدینہ میں مجھے خالق عطا کرے  
دنیاے آب و گل سے جس دن چل چلاؤ ہو

سب سے اچھا ہے کہ قدمین میں بیٹھے بیٹھے  
جان باقی نہ رہے خاک کے اس پتلے میں

کم سے کم یہ ہو کہ طیبہ کو سفر کرتے ہوئے  
نہ نکل جائے مقدر سے مرا رستے میں

دفن مدینہ کی ہے دعا سور کہ اس جگہ  
سرکار ﷺ بھی صحابہ بھی ہیں اہل بیت بھی



بر لطف سرور ﷺ کے دیکھو وہ پڑے جھلے  
دیکھو وہ ہوئے غائب گرد باز محرومی

رہنمائی یوں کی ہے نور سرور ﷺ نے  
اور یہ گئے سارے گری کے اندھیرے

نور رحمت عالم ﷺ دیکھ یوں پایا  
کھول کھول دیکھی میں تیرگی کی سب پریش

سرکار ﷺ کو عرفان خدا تک ہے رسائی  
آقا ﷺ کو ہے معلوم حقیقت مرے رب کی

نیویں پخت کی یہ ہی صورت ہے اب حیز  
ب بات کر خدا نے پیہر ﷺ کی آڑ لے

## ”شہرِ کرم“ میں نعتیہ فردیات

شاعر کے چنے اردو مجموعہ نعت ”شہرِ کرم“ میں ۹۲ نعتوں کے علاوہ ۴۳ فردیات ہیں۔  
نعتوں کی طرح فردیات میں بھی حرفِ شہرِ کرم مدینہ طیبہ ہی کا ذکر ہے۔ ۱۳۳ میں سے ۸ فردیات  
در نظر سننے قابل کیے جاتے ہیں:

طیبہ مقدس کی سب کے دل میں ہے عزت  
طیبہ مقدس ہے غویوں کا تھا شہر  
نقد اس کی رحمت ہے کی دیکھری  
نبیوں نے مجھے سمجھ کو اعمال طیبہ

مجھے پھر بھی بلا پیتے ہیں طیبہ  
کوئی پوچھنے کہل کا پار ہوں  
میں دیارِ سید ﷺ میں پہنچا شوق سے  
دل کے قریب میں منائی میں نے عیدِ اشتیاق

مے دوستو احیات میں بھی بے موت بھی  
ہاں جو ہو سکو تو ہو شہرِ رسول ﷺ کے  
میں مدینہ ہو کر آیا تو کھلے یہ دل پہ عالم  
ہوئیں بند جب نکلیں ۱۰۱ و ۱۰۲ و ۱۰۳

پہنچی ہیں جس کی مٹی سے بھی کریم نور کی  
”نور کے پیکر ﷺ کا شہر پاک شہرِ محترم  
مدینہ جاؤں گا جاتا ہوں گا  
نبی سے میرا اعلانِ محبت

## ”مدح سرکار علیہ السلام“ میں نعتیہ فردیات

شاعر کے سر قلمی اردو مجموعہ نعت ”مدح سرکار علیہ السلام“ میں سرکار دالاجا علیہ السلام کی حیثیت طیبہ نے ۶۳ برس کے عرصے سے ۶۳ نعتوں کے علاوہ فریادیات بھی ہیں۔ حضور پر نور علیہ السلام کی مدنی زندگی کے کئی برسوں کی نسبت سے ۶۳ میں سے دس اشعار کا ترجمہ کے ذریعہ تسلیم کی جاتی ہیں:

اس بات پر بہشت اور دوزخ کا ہے مدار  
کیا صدقِ دل سے آپ نے چاہا حضور ﷺ کو

سرکار ﷺ سے نہ جس میں محبت کا ذکر ہو  
میں شعر اس کلام کو گردانا نہیں

نتیجہ اس قدر ہے غور جب کرتا ہوں نہیں خود میں  
کر آقا ﷺ کا ہے میرے نفس کی آمد و شد میں

جس کی طرف ہوا ہے محبت کا ارتکاز  
کعبہ ہوا یا شجر نبی ﷺ کی گلی ہوئی

ان دنوں طلب و گرم کی اک نظر سرکار ﷺ نے  
میری فرور مصیبت کو یوں نہ دہلا کیا

یہ فرور دھماکا جو ڈھنگ سے گئی  
وہ میرے پیہر پیہر ﷺ کی کان روتا ہے

بہتر مُردن یہ تم ہے حدیثِ میری  
نقی طیبہ کی ہے مجھ کو کفنِ طیبہ کا

نبی ﷺ مشکل کشائی کے لیے ہیں  
جو دوزخِ حشر امت کے پڑی پیہر

مکہ فوجِ ہاشمِ رحمت کی اس درگاہ سے  
حاضریِ حیرتی ہو مگر یا چشمِ لم چشمِ نبی ﷺ

جو ہو قیوں دلوں سرواں وہ عالمِ ﷺ ہے  
وہ یک نعت جس بحر کی شاعری ہے مبدع

## ”حَمْدٌ عَلَى الصَّلَاةِ“ میں نعتیہ فردیات

شاعر کے ۹ دہائیوں اردو مجموعہ نعت ”حَمْدٌ عَلَى الصَّلَاةِ“ میں بھی ایک ہزار ۶۳ نعتوں کے ساتھ ۶۳ فردیات ہیں۔ اس مجموعے کے ہر شعر میں اردو پاک کا ذکر ہے۔ دس اشعار بطور نمونہ درج کیے جاتے ہیں:

روزِ نشوونما میں فرارِ عس کے وقت  
کامِ آئیں گے ضرور حلے درود نے

پھر ہو گا ادا اذنِ صلوٰۃ آپ کو حق —  
لذم ہے مگر افسوسِ ندامت سے ہنس —

دردِ کو — جدنا قسم خدا کی تمہیں  
کوئی تو طیبہ پہنچنے کا راستہ رکھنا

دردِ ہی سے شغف جب نہ ہو تو — رمد!  
عہدِ توں کا ہے سب ہمارا حاصل

گر سہلہ و لاحقہ اس کا نہیں درد  
ہے اتنا درد مری اک ک درد

ہو کے جب عصیان سے تاب  
پڑھا درد مصائب غائب

میں نے جس صبحے میں بھیجا ہے پیہرِ ﷺ پر درد  
مجھ کو ہر حرف میں اک غلہ اکھائی دی ہے

جب تک نہ سفارش ہو دوزخِ نبوی ﷺ کی  
انورم خدا دستِ طلب تک نہیں آتا

درس خود اس نے دیا مجھ کو دردِ پاک کا  
اپنے خالق کا اور مجھ سے ہو کیونکر شکر ہے

کیوں نہ دکھائیے مومن کو دردِ صلِ علی  
کیوں رم دوریِ طیبہ اسے سے ات

## منشورِ نعت

شاعر کی اردو پنجابی  
پانچ سو اشعار تھے۔ موت کا نام ہے:

وہ جس کا فرش سے حرّش بریں تک نام چلا ہے  
اس کا نام لیتے ہیں تو اپنا کام چلا ہے  
عدیل اس کا زمانہ بھر میں ہو سکتا نہیں کوئی  
بجز اس کے نہیں ہے رستہ للعالمین ﷺ کوئی  
جو بھی رستہ سرائے آقا ﷺ ہے  
کیسے دیکھے خال کی صورت  
۱۲۔ اشعار کو اورد میں (کئی کئی شعر الفاظ کے ساتھ) قطعات کی صورت دے دی گئی۔ یہ

قطعات "قطعاتِ نعت" (ستمبر ۱۹۹۸) میں شامل ہیں۔ شاعر

دربارِ رسالت میں درِ فیض و کرم پر  
اتنا تو ہو یا وہ کہ مژدب تو کمرے ہوں  
کس کس کا عمل اچھا ہے کس کس کا بُرا ہے  
ہم لوئی ہوں اُٹلی ہوں بُرے ہوں کے بھلے ہوں  
دربارِ رسالت میں رہے اتنا تو طوط  
سر اپنا بھگائے ہوں مژدب تو کمرے ہوں

اصل ایمان ہے فقہِ بحریم ذاتِ مصطفیٰ ﷺ  
یہ نہیں تو جہل کرنا لو گے سب اعمال کو  
فقہِ شائع ہے کوئی آقا ﷺ کو مت آواز دے  
گھر سے جب آ جائیں باہر اپنی حاجت تب کہو  
روا ہے ایمان کی بحریم ذاتِ مصطفیٰ ﷺ  
یہ نہیں تو جہل کرنا لو گے سب اعمال کو

دائرس مہینا ہے ہجرِ طیبہ اقدس کا غم  
رنگو احساسِ جنوں ہے اور دل کا کیوس  
یاد جب نثرِ بچپنی ہے تو اسے ہم سرے

انگو خوں سے جھکا جاتا ہے دل کا کیوس  
دائرس مہینا ہے ہجرِ طیبہ اقدس کا غم

جذب کی رازی پہ چھا جاتا ہے دل کا کیوس  
تھیلہ کس کی کس کا تنہی سوائے دلی  
(منشور نعت)

اسلوبِ کبریا ہی تو شایانِ نعت ہے  
کہنے کو جو چاہے تو نعت ہی ﷺ تو سن  
قرآن کا جو بھی حرف ہے وہ جانِ نعت ہے  
بجڑے سینے دلی اُکس کی بات کر  
(قطعاتِ نعت)

حق کا درود ہی فقہِ شایانِ نعت ہے  
"منشورِ نعت" کے مزید اشعار جو "قطعاتِ نعت" کی صورت اختیار کر گئے یہ تھے

نعت کہنے کے لیے لفظوں کو  
اپنے اشکوں سے بھگونا ہو گا  
آقا ﷺ سے بری ہیں تو تارے ہوتے ہیں  
برکات یا نثر ہیں یا عثمان یا علی  
دل کی دھڑکن فیض کی جڑی ٹھیل کی اڑان  
طیبہ جانے کی تمنا میں ہے ساری بھاگ دوڑ

قلم اٹھایا جو تھیلہ کبریا میں بھی  
زینِ نعت نبی آسمانِ معنی کا  
کل نشان و عطر ویز و غیر الخش ہو مٹی  
وہ زہاں جس پر نبی ﷺ کا نام جاری ہو گیا  
ہستے اس نطقِ مقدس کے لیے جبریل نے  
جس پہ نعتِ مصطفیٰ صلی علی جاری ہوئی  
بھوکہ کو قسم ہے ہاشمی کے نورِ پاک کی

دائرس غیاب و حضور آپ ﷺ ہی تو ہیں  
ہوتوں پہ ہے درود کی تسبیح اور ہم  
سنا رہے ہیں سبائے رستہ کی اوت میں

## راجا رشید محمود کے اعزازات

- ۱- قومی سیرت کانفرنس منعقدہ ۱۹۸۸ (اسلام آباد) میں صدارتی ایوارڈ بدست غلام اسحاق خان (صدر مملکت)
- ۲- فروغِ نعت کے سلسلے میں تحقیقی کام کرنے پر قومی سیرت کانفرنس ۱۳۱۸ھ / ۱۹۹۷ء میں پوزیر اعظم پاکستان محمد نواز شریف سے خصوصی صدارتی ایوارڈ
- ۳- مرکزی مجلسِ شمسِ انصوری کی طرف سے ۱۹۸۵ء میں نعت ایوارڈ
- ۴- روزنامہ جنگ اور ہمدرد کتب خانہ کی طرف سے اشاعتِ نعت پر ۱۹۹۳ء کا نعت ایوارڈ
- ۵- روزنامہ جنگ اور ہمدرد کتب خانہ کی طرف سے تحقیقی نعت پر ۱۹۹۳ء کا نعت ایوارڈ
- ۶- روزنامہ جنگ اور انجیری کی کالجی کی طرف سے ۱۹۹۵ء کا نعت ایوارڈ
- ۷- پاکستان نعت اکادمی، کراچی کی طرف سے فروغِ نعت کی منفرد اور نمایاں خدمات انجام دینے پر سلور جوبلی نعت ایوارڈ (۱۹۹۲)
- ۸- اردو قاعدہ (برائے جماعت اول) کی ایڈیٹنگ پروفائی وزارتِ تعلیم، حکومت پاکستان کی طرف سے خصوصی ایوارڈ
- ۹- صوبائی سیرت کانفرنس ۱۹۹۹ (منعقدہ لاہور) میں سیرت ایوارڈ
- ۱۰- انجمن ترقی اردو کی خصوصی تقریب (۱۷- اکتوبر ۱۹۷۰ء) میں قومی زبان کے لیے نمایاں خدمات پر "نشانِ سپاس"
- ۱۱- ماہنامہ "نعت" کی مسلسل اشاعت کے آٹھ سال مکمل ہونے پر رفیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ سپریم کورٹ نے "نشانِ سپاس" دیا۔ (تقریبِ فلیئر ہوٹل لاہور - ۳ مارچ ۱۹۹۶)
- ۱۲- ماہنامہ "نعت" کی باقاعدہ اشاعت کے دس سال مکمل ہونے پر میاں محبوب احمد (چیف جسٹس شریعت کورٹ پاکستان) نے "عزفِ امتحان" دیا۔ (تقریب لاہور - ۱۹۹۸ء)

\*\*\*

میں لیے سمجھوں نہ میں بغلِ عبادتِ نعت کو  
میں تو اپنی خانہ زاد کہہ ہوں مرا کہار رحمۃ اللہ علیہ کا  
"منشورِ نعت" کے دو اشعار سے پہلے چارچار مصرعے لگا کر انھیں سندس کے دو بدست دیا گیا۔  
(یہ دونوں بدست اسی تک شاعر کے کسی مجموعہٴ نعت میں نہیں گئے):  
بیری یہ تجھ سے عرض ہے اے ربِّ کرگار  
لوئیں دے مجھے کہ میں تا عمرِ شمار  
حس و شائے مولا رحمۃ اللہ علیہ کیسے رنگوں اختیار  
بیرا یہی طریق ہو میرا یہی شعار  
عشر میں جب فرشتے عمل تو لے گئیں  
نعتیں میرے حساب میں خود بولے گئیں

خالقِ ارض و آسمانے ان کو یہ رحم دیا  
خود بھی تھا لیکن رحم آتا رحمۃ اللہ علیہ کو بھی فرما دیا  
اس کو جو کہتا تھا وہ محبوب رحمۃ اللہ علیہ سے کہلا دیا  
کون کر سکتا ہے ان کو کیا دیا کتنا دیا  
میرے دہتا خدا کا بھی کوئی ممکن نہیں  
فانی میرے مصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی کوئی ممکن نہیں  
"منشورِ نعت" کے دو اشعار کو بعد میں نعت کی شکل میں اہمال دیا گیا ("منشورات" مطبوعہ ۱۹۹۵)  
ان کی رست ہے پردہ پوش مری  
حشر میں خوف کیا سزاؤں کا  
مل جائے گا مجھے دلِ گمِ شمس کا سراغ  
ٹیپہ میں ہے یا اس کے کہیں آس پاس ہے  
شاعر کا ایک دعائیہ شعر پہلے "حدیثِ شوق" کی اشاعتِ دوم کے آغاز میں شامل کیا گیا۔ پھر "منشورِ نعت" میں چھاپا۔ اب اسے اشعار کے ساتھ مزید دیکھے اشعار کے ساتھ "فردیاتِ نعت" (صفحہ ۹۶) پر شامل کیا جا رہا ہے۔  
"منشورِ نعت" کا صرف یہی ایک شعر "فردیاتِ نعت" میں شامل ہے۔

☆☆☆☆☆

# دُرود و سلام

راجا رشید محمود

کی ایک نیاز مندانہ تالیف

لہرست مندرجات یہ ہے:



- دُرود و سلام کا حکم
- دُرود کیا ہے؟
- دُرود شریف ہمس کی فضیلت
- مقررہ کتاب اور دُرود و سلام
- حیرت انگیز و نہایت اور دُرود و سلام
- دُرود و سلام - ہر تارکی کی حفاظت
- دُرود و سلام - تائب و گناہ کا واحد وسیلہ
- اور دُرود الخ میں توبہ کی اہمیت
- دُرود و سلام کے چند بیٹے اور ان کے فوائد
- طریقیں اور دُرود و سلام
- دُرود خوافوں کے چند واقعات
- حلقہ دُرود پاک
- دُرود و سلام اور اطاعت سرکار (ﷺ)
- دُرود و سلام کا تاریخی پس منظر
- دُرود و سلام واجب بھی ہے مستحب بھی
- جو دُرود و سلام نہیں پڑھتا
- حضور ﷺ دُرود و سلام ساعت فرماتے ہیں
- دُرود خوافوں کے لئے تجھے
- دُرود و سلام - حقیقہ آخرت کا ذریعہ
- دُرود و سلام پڑھنا چاہئے؟
- دُرود پاک کو بے سادہ پڑھنا جائز ہے
- اذان کے ساتھ دُرود و سلام
- جمعہ اور ہر دن دُرود خوافی
- دُرود شریف کے آداب
- چند بھرتیب دُرود شریف

حصہ : دھاکے نمبر

بشر

فون : ۳۳۳۳۸۳

ایوان دُرود و سلام

اظہر منزل - نیو شالامار کالونی - ملتان روڈ - لاہور (کوڈ ۵۴۵۰۰)

راجا رشید محمود کا ایک مجموعہ نعت

شعرِ کرم

- ☆ جس کا ہر شعر شعرِ کرم 'شیرِ قرنا' سرکارِ عظیم مدظلہ کی تحریف میں ہے۔
- ☆ جس میں ۳۴ فقرے سے قطعات اور متفرق اشعار شامل ہیں۔
- ☆ دنیا کے اسلام میں یہ پہلا مجموعہ نعت ہے جس کے ہر شعر میں الزامِ حضور پر نور ﷺ کے شرپاک کا ذکر فرمایا ہے۔
- ☆ کتب میں شعرِ کرم اور اس کے متعلقات کی بیس کے قریب پانچ و تالیف ہزار رنگا تصاویر بھی شامل ہیں۔ تصاویر کے لحاظ سے بھی اس کتاب کی انفرادیت مسلم ہے۔
- ☆ صفحات ۳۴ - کلغز ۸۰ گرام - تصاویر آرٹ پیپر پر - سرورق اور استر پر شعرِ کرم کے روح پرور منظر کی دکھائی تصویر
- ☆ ایلی تحفہ کے لیے ہدیہ : صرف ایک سو روپے

بشر  
اظہر کتاب گھر

اظہر منزل - نیو شالامار کالونی - ملتان روڈ - لاہور - کوڈ ۵۴۵۰۰

## ماہنامہ ”نعت“ لاہور

جنوری 1988ء سے باقاعدہ اشاعت

ہر ماہ بروقت شائع ہوتا رہا

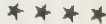
خطائی کے دیدہ زیب شاہکار سالے کی ذہنت ہوئے

ہر ماہ چار رنگا خوبصورت سرورق نظر افروز ہوا

(زیادہ تر تصویریں ایسی تھیں جو کسی اور کتاب یا رسالے میں نہیں پائی جاتی)

ہر شمارہ نعت یا سیرت کے کسی ایک موضوع پر خاص نمبر

ہر شمارہ کم از کم 112 صفحات پر مشتمل



★ سرورق پر مدینہ طیب کی پیاس سے زائید تصویریں چار گوں میں شائع کی گئیں جن میں سے بیشتر نایاب یا کباب تھیں۔ جس پاکستان میں پہلی بار اور پھر دنیا میں پہلی بار صرف ماہنامہ ”نعت“ کی ذہنت تھی۔